غنية الطالب

فی مناقب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

تحقیق وتخریج

شیخ الحدیث، علامہ غلام مصطفی ظہیر امن پوری

ترجمہ وتفہیم

ابوالوفا محمد حماد اثری

مقدمہ

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

''علی رضی اللہ عنہ! آپ کی محبت ایک قوم کو اور آپ سے نفرت ایک قوم کو جہنم لے جاوے گی۔''

یہ فرمان سچ تھا،سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں اتنا غلو ہوا کہ یہود ونصاری نے اپنے انبیاء بارے بھی نہیں کیا ہوگا۔آپ رضی اللہ عنہ کو خدا کے مقابل کھڑا کر دیا گیا،کبھی آپ کا رتبہ انبیاء سے بڑھا یا گیا۔رسول اللہ ﷺ پہ اتنے جھوٹ گھڑے گئے کہ الامان الحفیظ! کتنی حدیثیں آپ ﷺ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں منسوب کر دی گئیں۔

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اس امت میں جتنے جھوٹ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر بولے گئے کسی پر نہیں بولے گئے۔(الشریعۃ للآجری:2031،وسندہ حسن)

یہ ظلم یک طرفہ نہیں دوطرفہ ہوا،دوسرے فریق یعنی تنقیص کرنے والوں نے بھی کچھ کم افتراء نہیں باندھے۔

اگر آپ تاریخ کا الٹم پلٹم ائمہ سنت کے اصول جرح وتعدیل کو پس پشت ڈال کر ملاحظہ کریں تو حیرتوں،پشیمانیوں کی دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔کہیں آپ دیکھتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خدا کا شریک بنا کر پیش کیا جاتا ہے،معاذ اللہ! اور کہیں آپ کا تعارف ایک ایسے کردار کے طور پر کروایا جاتا ہے کہ عامی آدمی بھی ایسے کردار سے پناہ مانگے۔نعوذ باللہ

اللہ ائمہ سلف پر رحم کرے، انہوں نے جھوٹ کی ان بنجر زمینوں میں سچ کے بیج کی

آبیاری کی اور صحیح و سقیم کو نتھار کے رکھ دیا۔

ع خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

محدثین دشمنان علی رضی اللہ عنہ کو دو گروہوں میں تقسیم کرتے تھے۔ روافض اور نواصب۔ یہ ایک سکے کے دو رخ ہیں، دونوں کی بنیاد توہین صحابہ رضی اللہ عنہم پر اٹھائی گئی ہے۔ روافض سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں غلو کرتے، باقی صحابہ پر زبان طعن دراز کرتے اور ان کی شان میں بیان ہوئی احادیث کو ٹھکراتے ہیں۔ نواصب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تنقیص شان کرتے اور ان کی عظمت و منقبت پر دال احادیث کے منکر ہیں۔

اہل سنت کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلے ہر بول پر ایمان ہے۔ ہم تمام اصحاب پاک مصطفیٰ رضی اللہ عنہم کی شان و مرتبت کے اقراری، ان کی آپسی لڑائیوں پہ زبان بند رکھنے والے، ان کے حق میں دعائے مغفرت کرتے اور ان کے عظیم کارناموں پر سلام عقیدت پیش کرتے ہیں اور مولائے کریم سے دعا کرتے ہیں کہ

اللہ! جیئں تو اصحاب پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام میں جیئں اور مریں تو ان کی ناموس کے دفاع میں مر جائیں۔

استاد محترم غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں بیان ہوئی صحیح احادیث کا انتخاب کیا ہے، ترجمہ کی سعادت فقیر کو حاصل ہوئی ہے، دعا ہے کہ اللہ کریم استاد جی کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں بھی اپنی رحمت سے کچھ حصہ دے دے، گو کہ ہم کچھ نہیں، خریدار یوسف تو ہیں۔

ابوالوفا محمد حماد اثری

سبقت اسلام

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ فِي مَوضِعٍ آخَرَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے نماز سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ادا کی، دوسری جگہ فرمایا: (بچوں میں) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔''

(مسند الإمام أحمد : 371/4، فضائل الصحابة للنسائي : 34، سنن الترمذي : 3735، وسنده حسنٌ)

اس روایت کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام حاکم (143/3) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

مورخ اسلام، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَأَمَّا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّهٗ أَسْلَمُ قَدِيمًا، وَهُوَ دُونَ الْبُلُوغِ عَلَى الْمَشْهُورِ، وَيُقَالُ : إِنَّهٗ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ، وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ حَدِيثٌ عَنْهُ وَلَا يَصِحُّ، وَالصَّحِيحُ أَنَّهٗ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْغِلْمَانِ، كَمَا أَنَّ خَدِيجَةَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ، وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ الْأَحْرَارِ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمَوَالِي .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں، ابھی تلک وہ بالغ بھی نہ ہوئے تھے کہ

اسلام کی نعمت سے سرفراز ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ سب سے پہلے اسلام لائے، اس سلسلے میں بیان کی جانے والی حدیث ثابت نہیں، درست یہی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے تھے، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آزاد مردوں میں اور سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آزاد کردہ غلاموں میں سب سے اول مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔''

(البداية والنهاية :31/11)

محبوب ترین کنیت

ایک شخص سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا:

هَذَا فُلَانٌ، لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ، قَالَ : فَيَقُولُ : مَاذَا؟ قَالَ : يَقُولُ لَهٗ : أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ، قَالَ : وَاللّٰهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا، وَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ : دَخَلَ عَلِيٌّ عَلٰى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ، قَالَتْ : فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهٗ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهٖ، وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلٰى ظَهْرِهٖ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهٖ، فَيَقُولُ : اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ .

''مدینہ کا فلاں امیر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر برا بھلا کہتا ہے، پوچھا: کیا کہتا ہے؟

کہا: وہ منبر پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کہتا ہے، سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہنس دیے اور فرمایا: بخدا! یہ نام تو ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا، یہ نام تو ان کو سب سے زیادہ محبوب تھا۔ راوی نے پوری حدیث سننے کی غرض سے عرض کیا: ابوعباس! یہ کب کا واقعہ ہے؟ فرمایا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، پھر مسجد جا کر لیٹ گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سے پوچھا کہ آپ کے عم زادے کہاں ہیں؟ عرض کیا: مسجد میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد آئے، دیکھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے ہیں، نیچے سے چادر سرک گئی ہے اور مٹی ان کی پیٹھ کو لگ رہی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مٹی کو جھاڑنے لگے اور فرمایا: ابوتراب! اٹھ جائیے، ابوتراب! اٹھ جائیے۔''

(صحيح البخاري: 3703، صحيح مسلم: 2409)

دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَخَطَبَ عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ.

''سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام لے کر گئے، تو فرمایا: وہ ابھی چھوٹی ہے۔ ان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا، تو نکاح ان سے کر دیا۔''

(سنن النسائي: 3221، خصائص علي للنسائي: 123، زوائد فضائل الصحابة للقطيعي: 1051، وسنده صحيحٌ)

اس روایت کو امام ابن حبان ؒ (6948) ''صحیح'' اور امام حاکم ؒ (167/2) نے بخاری و مسلم کی شرط کی ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی ؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سیدنا مسور بن مخرمہ ؓ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ يَخْطُبُ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ بَنِي هِشَامٍ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيًّا، وَإِنِّي لَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُفَارِقَ ابْنَتِي، وَأَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ مُضْغَةٌ أَوْ بِضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَيُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا، وَمَا كَانَ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ بِنْتِ عَدُوِّ اللّٰهِ، وَبَيْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''رسول اللہ ﷺ مکہ میں منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: بنو ہشام نے مجھ سے اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی سے کر دیں، میں اجازت نہیں دوں گا، البتہ علی ؓ میری بیٹی کو اگر طلاق دے دیں، تو ان کی بیٹی سے نکاح کر سکتے ہیں، پھر فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، اسے جو تکلیف دے گا، مجھے تکلیف دے گا، اسے جو بے قرار کرے گا، مجھے بے قرار کرے گا۔ علی ؓ کے لئے جائز نہیں کہ میری بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کو بیک وقت نکاح میں رکھے۔''

(صحيح البخاري : 5230؛ صحيح مسلم : 2450)

صحیح بخاری (3729) میں ہے کہ

''سیدنا علی ؓ نے اس سے نکاح کا ارادہ ختم کر دیا۔''

رسول اللہ ﷺ سے رشتہ

سیدنا برا ابن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْكَ .

آپ مجھ سے اور میں آپ سے ہوں۔''

(صحيح البخاري :4251)

سیدنا ابن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَلِيٌّ مِّنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ .

''علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں، میری ذمہ داری کو میں یا علی رضی اللہ عنہ ہی پوری کریں گے۔''

(فضائل الصحابة للنسائي : 44، مسند الإمام أحمد، 164/4، وسنده صحيحٌ)

نبی ﷺ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نسبت:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰی .

''آپ کی نسبت مجھ سے وہی ہے، جو موسیٰ کی ہارون سے تھی۔''

(سنن الترمذي : 3731، وقال : هٰذا حديث حسنٌ صحيحٌ، خصائص علي للنسائي : 45، وسنده صحيحٌ)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى تَبُوكَ خَرَجَ عَلِيٌّ يُشَيِّعُهٗ، فَبَكٰى، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتَتْرُكُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا النُّبُوَّةَ.

''غزوہ تبوک کے لئے رسول اللہ ﷺ جا رہے تھے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے، رونے لگے، عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ؟ فرمایا: علی! آپ کی نسبت مجھ سے وہی ہے، جو موسی کی ہارون سے تھی، سوائے نبوت کے۔ تو کیا یہ اعزاز آپ کو پسند نہیں؟''

(صحیح مسلم: 2404، خصائص علي للنسائي: 47، التاريخ الكبير للبخاري: 115/1، وسنده حسنٌ)

یہ حدیث متواتر ہے۔

(قطف الأزهار المتناثرة للسيوطي ص: 281،282، نظم المتناثر للكتاني ص: 206،207)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اہل بیت سے ہیں

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو چادر میں لے کر یہ دعا کی:

أَللّٰهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا.

''اللہ! یہ میرے اہل بیت، گندگی ان کے قریب نہ پھٹکنے دینا اور انہیں کمال

درجہ کی طہارت نصیب فرما۔''

(مسند الإمام أحمد : ٢٩٨/٦، وسندهٗ حسنٌ)

سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت مباہلہ (آل عمران : ٦١) نازل ہوئی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا:

أَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي .

''اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔'' (صحيح مسلم : ٢٤٠٤)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ .

''اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت عزت وتکریم کے زیادہ حق دار ہیں۔'' (مسند الإمام أحمد : ١٠٧/٤، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (٦٩٧٦) نے ''صحیح'' کہا ہے، نیز امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ (السنن الکبریٰ : ١٥٢/٢)

امام حاکم رحمہ اللہ (١٤٧/٣) نے ''امام بخاری ومسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر'' قرار دیا ہے۔

حبیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اِسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ

صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، وَهِيَ تَقُولُ : وَاللّٰهِ، قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ عَلِيًّا أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ أَبِي، فَأَهْوٰى إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ لِيَلْطِمَهَا، وَقَالَ : يَا ابْنَةَ فُلَانَةَ، أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمْسَكَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَائِشَةُ، كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ؟ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَقَدِ اصْطَلَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ، فَقَالَ : أَدْخِلَانِي فِي السِّلْمِ، كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي الْحَرْبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ فَعَلْنَا .

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بلند آواز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے سنا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے آپ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرے باپ کی نسبت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تھپڑ مارنے کے لیے بڑھے اور فرمایا: میں تیری آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہوتے سن رہا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روک دیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں وہاں سے چل دیئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: دیکھا، میں نے کیسے آپ کو بچالیا۔ بعد میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر آنے کی اجازت طلب کی، تو اس وقت

تک آپ ﷺ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی صلح ہو چکی تھی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے بھی صلح میں شریک کر لیجیے، جس طرح ناراضگی میں شریک کیا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے ایسا کر لیا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 275/4، فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل : 39، مسند البزّار : 3225، شرح مشكل الآثار للطحاوي : 5309، وسنده حسنٌ)

شارحِ صحیح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَيُمْكِن الْجَمْعُ بِاخْتِلَافِ جِهَةِ الْمَحَبَّةِ؛ فَيَكُونُ فِي حَقِّ أَبِي بَكْرٍ عَلٰى عُمُومِهٖ بِخِلَافِ عَلِيٍّ .

''محبت کی نوعیت دیکھیں، تو ان احادیث میں تطبیق ممکن ہے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عمومی طور پر نبی اکرم ﷺ کو زیادہ محبوب تھے، جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کسی خاص حوالے سے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 127/7)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد ہیں

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ يَكُونُ مُلْكٌ، ثُمَّ قَالَ سَفِينَةُ : أَمْسِكْ،

خِلَافَةُ أَبِي بَكْرٍ وَخِلَافَةُ عُمَرَ ثِنْتَا عَشْرَةَ سَنَةً وَسِتَّةُ أَشْهُرٍ وَخِلَافَةُ عُثْمَانَ ثِنْتَا عَشْرَةَ سَنَةً وَسِتَّةُ أَشْهُرٍ ثُمَّ خِلَافَةُ عَلِيٍّ تَكْمِلَةُ الثَّلَاثِينَ قُلْتُ : فَمُعَاوِيَةُ؟ قَالَ : كَانَ أَوَّلَ الْمُلُوكِ .

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: میری اُمت میں خلافت تیس سال ہوگی، پھر بادشاہت ہوگی۔ سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: شمار کر لیجئے، سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت بارہ برس چھ ماہ تھی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال تھی، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت نے تیس سال پورے کر دیئے۔ سعید بن جمہان رحمہ اللہ نے پوچھا: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ؟ فرمایا: وہ پہلے بادشاہ تھے۔''

(مسند الطيالسي : 1203، مسند الإمام أحمد : 221/5، سنن الترمذي : 2226، وسنده حسنٌ)

حشرج بن نباتہ کی متابعت سنن ابی داود (۴۶۴۶) وغیرہ میں عبدالوارث بن سعید بصری (ثقہ، ثبت) نے اور مسند احمد (۲۲۰/۵، ۲۲۱) وغیرہ میں حماد بن سلمہ (ثقہ ثبت) اور سنن ابی داود (۴۶۴۷) میں العوام بن حوشب الواسطی نے کی ہے۔

رہا مسئلہ سعید بن جمہان کا، تو جمہور نے اس کی توثیق کی ہے۔

اس کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (السنة للخلال، ص : ٤١٩)، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (تاريخ يحيى بن معين : ٣٦٩٥)، امام ابن عدی رحمہ اللہ (الكامل : ٤٠٢/٣، قال : أَرْجُوا أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ)، امام یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ (المعرفة والتاريخ : ٧٨/٢)، امام ترمذی رحمہ اللہ (السنن : ٢٢٢٦، بتحسين حديثه) امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ (السنة : ١٢٢٢، بتصحيح حديثه)، امام ابن

الجارود رحمہ اللہ (المنتقی : ٩٧٦، بتصحیح حدیثه)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات : ٢٨٧/٤)، امام حاکم رحمہ اللہ (المستدرك : ٧١/٣، بتصحیح سنده) اور حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد : ٣٦٦/٩) وغیرہم نے ''ثقہ'' کہا ہے۔

کسی ثقہ امام نے انہیں ''ضعیف'' نہیں کہا۔

رہا امام بخاری رحمہ اللہ (التاریخ الصغیر : ١٩٦/١) اور حافظ ساجی رحمہ اللہ (تهذیب التهذیب : ١٤/٤) کا «لا یتابع علی حدیثه» کہنا، تو یہ مضر نہیں، کیونکہ جب یہ واضح ثقہ ہیں، تو ان کی متابعت نہ ہونے میں کوئی حرج نہیں، حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كَثِيْرٌ مِّن الثِّقَاتِ قَدْ تَفَرَّدُوْا، فَيَصِحُّ أَنْ يُّقَالَ فِيْهِمْ : لَا يُتَابَعُوْنَ عَلٰى بَعْضِ حَدِيْثِهِمْ.

''کتنے ہی ثقہ راوی ہیں، جن کے بارے میں کہنا درست ہوگا کہ ان کی متابعت نہیں ہوئی۔'' (تاریخ الإسلام : 1199/4، ت بشار)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے اپنی کتاب «من تكلم فيه وهو موثق أو صالح الحديث» (١٢٧) میں ذکر کیا ہے، لہٰذا حافظ ذہبی کا «قَوْمٌ يُّضَعِّفُونَ» (میزان الاعتدال : ١٣١/٢) کہنا درست نہ ہوا۔ امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ کا «شَيْخٌ يُكْتَبُ حَدِيثُهٗ وَلَا يُحْتَجُّ بِهٖ» کہنا جمہور کے خلاف ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (السنة للخلال، ص : ٤١٩)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (٦٦٥٧)، امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ (السنة : ١٢٢٢) اور علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (مجموع الفتاوٰی : ١٨/٣٥) نے اس حدیث کو، جبکہ امام حاکم رحمہ اللہ (المستدرك : ٧١/٣) اور حافظ بوصیری رحمہ اللہ (اتحاف الخیرة : ٢٧٦/٨) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ (سنن الترمذي : ٢٤٢٦) **اور حافظ ابن حجر** رحمہ اللہ (موافقة الخبر الخبر : ١٤١/١) **نے اس حدیث کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔**

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

''سعید بن جمہان صغیر تابعی اور صدوق راوی تھے۔''

کسی ''ثقہ'' محدث نے اس حدیث پر کلام نہیں کی، بلکہ محدثین نے اس حدیث کی تصحیح کر کے اسے قبول کیا ہے، لہٰذا ابن خلدون مورخ (تاريخ ابن خلدون : ٤٥٨/٢) **اور ابن العربی مالکی** (العواصم من القواصم، ص ٢٠١) **کا اسے بغیر دلیل کے صحیح تسلیم نہ کرنا نا قابل التفات ہے۔**

مورخ اسلام، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ **لکھتے ہیں:**

وَهَذَا الْحَدِيثُ فِيهِ رَدٌّ صَرِيحٌ عَلَى الرَّوَافِضِ الْمُنْكِرِينَ لِخِلَافَةِ الثَّلَاثَةِ، وَعَلَى النَّوَاصِبِ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فِي إِنْكَارِ خِلَافَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ .

''یہ حدیث روافض کا صریح رد کرتی ہے، اس میں تین کی خلافت کا ذکر ہے، بنو امیہ اور اہل شام کے ناصبیوں کا رد کرتی ہے کہ اس میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ **کی خلافت کا اثبات ہے اور وہ انکار کرتے ہیں۔''**

(البداية والنهاية : 154/9)

خلفائے راشدین کی سنت کولازم پکڑیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم **کا فرمان ہے:**

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ .

''میری اور خلفائے راشدین کی سنت لازم پکڑیں۔''

(سنن أبي داوٗد : ٤٦٠٧، سنن الترمذي : ٢٦٧٦، مسند الإمام أحمد : ١٢٦/٤ـ١٢٧، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵)، حافظ ضیا مقدسی رحمہ اللہ (إتباع السنّة واجتناب البدع : ٢) نے ''صحیح''، حافظ بزار رحمہ اللہ (جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البرّ : ٢٣٠٦) نے «ثَابِتٌ صَحِيحٌ» اور حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (جامع بيان العلم وفضله : ٢٣٠٦) نے «ثَابِتٌ» کہا ہے۔

۞ امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۹۵) فرماتے ہیں:

صَحِيحٌ، لَيْسَ لَهٗ عِلَّةٌ .

''یہ حدیث صحیح ہے، اس میں کوئی علت نہیں۔''

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

۞ حافظ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهٰذَا حَدِيثٌ جَيِّدٌ مِّنْ صَحِيحِ حَدِيثِ الشَّامِيِّينَ .

''یہ شامیوں کی صحیح مرویات میں سے جید حدیث ہے۔''

(المسند المستخرج علٰی صحيح الإمام مسلم :36/1)

۞ حافظ بغوی رحمہ اللہ (شرح السنّة : ١٠٢) نے ''حسن'' کہا ہے۔

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَصَحَّحَهُ أَيْضًا الْحَافِظُ أَبُوْ نُعَيْمٍ الْأَصْفَهَانِيُّ وَالدَّغُوْلِيُّ،

وَقَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ الْأَنْصَارِيُّ : هُوَ أَجْوَدُ حَدِيْثٍ فِي أَهْلِ الشَّامِ وَأَحْسَنُهُ.

''اسے حافظ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اور حافظ دغولی رحمہ اللہ نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ الاسلام انصاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: شامیوں کی مرویات میں سے یہ حدیث جید اور عمدہ ترین ہے۔''

(تحفة الطالب بمعرفة أحاديث مختصر ابن الحاجب : 36)

اللہ و رسول سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہیں

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ : لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطٰى، فَقَالَ : أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ : فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهٖ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهٗ، فَبَرَأَ كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ : انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ،

وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ .

''نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن فرمایا: کل میں اسے جھنڈا دوں گا کہ اللہ اس کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور اللہ ورسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ اب ہر ایک کی خواہش کہ جھنڈا مجھے ملے، سو اگلی صبح رسول اللہ ﷺ کے پاس آن پہنچے۔ فرمایا: علی کہاں ہیں؟ عرض کیا: آنکھوں میں تکلیف ہے، لہٰذا نہیں آسکے، فرمایا: ان کو لائیے، وہ آئے تو لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا، پھر دعا فرمائی اور آنکھیں اس طرح صحت پا گئیں کہ گویا کبھی تکلیف ہی نہ تھی۔ انہیں جھنڈا دے دیا گیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں تب تک ان سے لڑتا رہوں گا، جب تک کہ وہ ہمارے جیسے نہ ہو جائیں گے، فرمایا: علی! نرمی سے چلتے جائیے، میدان جنگ میں پہنچ کر انہیں اسلام کی دعوت دیجئے، انہیں بتلائیے کہ اللہ کے حقوق ان پر کیا ہیں؟ بخدا! ایک شخص بھی آپ کی وجہ سے ہدایت پا جاتا ہے، تو وہ سرخ اونٹوں سے بہتر سرمایہ ہے۔''

(صحيح البخاري: 4210؛ صحيح مسلم: 2404)

اس کا ایک شاہد بسند حسن فضائل الصحابة للنسائي (48) میں آتا ہے، اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ (6933) نے صحیح کہا ہے۔

صحیح مسلم (1807) میں ہے کہ مرحب کہنے لگا:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ ...... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ .

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ .

''سارا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیاروں سے لیس، لڑائی میں تجربہ کار اور بہادر (ثابت ہوتا) ہوں، جب شعلہ زن جنگ بھڑک جائے۔''

تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں کہا:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ ...... كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ

''میرا نام میری ماں نے حیدر رکھا ہے۔۔۔ جنگلات کے ہولناک منظر والے شیروں کی طرح ہوں۔''

أُوفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

''دشمنوں کو پورا پورا بدلہ دیتا ہوں، جیسے وسیع پیمانے میں پورا پورا دیا جاتا ہے۔ (دشمن کو خوب سبق سکھاتا ہوں۔)''

''پھر آپ نے مرحب کے سر پر تلوار مار کر قتل کر دیا اور آپ فتح یاب ہوئے۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت، مودت اور دوستی اہل ایمان کا شیوہ ہے

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا، وَاسْتَعْمَلَ

عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ، فَأَصَابَ جَارِيَةً، فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ، وَتَعَاقَدُوا أَرْبَعَةً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا لَقِينَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنَ السَّفَرِ بَدَؤُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلٰى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَمْ تَرَ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ يَعْنِي الثَّانِي، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ : مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي .

''رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حصے ایک لونڈی مال غنیمت سے آئی، لوگوں کو یہ بات اچھی نہ لگی، چار صحابہ نے عہد کرلیا کہ جوں ہی رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی، ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اس فعل بارے ضرور آپ ﷺ کو آگاہ کریں گے، صحابہ کی عادت تھی کہ سفر سے جیسے ہی واپس آتے، تو پہلے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

سلام کے لئے حاضر ہوتے، پھر گھروں کو جایا کرتے تھے۔ اب جب حاضری ہوئی، تو ایک صحابی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کر دی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ دوسری جانب کر لی، دوسرے صحابی کھڑے ہوئے، انہوں نے وہی بات کی، پھر تیسرے صحابی کھڑے ہوئے، وہی بات کی، چوتھے صحابی نے بھی وہی بات کہی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے، رخ انور پر غصے کے آثار نمایاں تھے۔ فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا ارادہ ہے آپ کا؟ علی مجھ سے ہیں، میں ان سے ہوں۔ وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں۔''

(مسند الطيالسي : 829، مسند الإمام أحمد : 437/4، سنن الترمذي : 3712، خصائص علي للنسائي : 89، وسنده حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (6929) اور امام حاکم رحمہ اللہ (110/3) نے صحیح کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَبَعَثَ عَلِيًّا عَلٰى جَيْشٍ آخَرَ، وَقَالَ : إِنِ الْتَقَيْتُمَا فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ، وَإِنْ تَفَرَّقْتُمَا فَكُلٌّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ فَلَقِينَا بَنِي زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، وَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ، وَسَبَيْنَا الذُّرِّيَّةَ، فَاصْطَفٰى عَلِيٌّ جَارِيَةً لِنَفْسِهٖ مِنَ السَّبْيِ، فَكَتَبَ بِذٰلِكَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَنَالَ مِنْهُ، قَالَ :

فَدَفَعْتُ الْكِتَابَ إِلَيْهِ، وَنِلْتُ مِنْ عَلِيٍّ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: هَذَا مَكَانُ الْعَائِذِ، بَعَثْتَنِي مَعَ رَجُلٍ وَّأَمَرْتَنِي بِطَاعَتِهٖ، فَبَلَّغْتُ مَا أُرْسِلْتُ بِهٖ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقَعَنَّ يَا بُرَيْدَةُ فِي عَلِيٍّ، فَإِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي.

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں یمن بھیجا پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت ایک دوسرا لشکر بھیجا اور فرمایا: جب دونوں لشکر مل جائیں، تو ایک متفقہ امیر علی ہوں گے، اگر نہ مل سکیں، تو ہر لشکر کا امیر الگ الگ ہوگا، یمن کے قبیلہ بنی زید میں دونوں لشکر مل گئے، جنگ ہوئی، مسلمان مشرکوں پر غالب آ گئے۔ لڑنے والوں کو ہم نے قتل کیا، ان کی اولاد کو قیدی بنایا۔ ایک کنیز کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کے لیے منتخب کر لیا، تو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو خط لکھا اور مجھے بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے کچھ سخت بولنے کو کہا۔ میں نے وہ خط نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بارے کچھ میں نے بھی کہہ دیا: نبی کریم ﷺ کا چہرۂ اقدس غصے سے متغیر ہو گیا، عرض کیا: معافی چاہتا ہوں، مجھ پہ آپ کے قائم کردہ امیر کی اطاعت ضروری تھی، سو انہوں نے مجھے یہ خط دے کر بھیجا، میں نے آپ کو پہنچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بریدہ! علی کی تنقیص نہ کیجئے، علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد آپ کے ولی ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد: 365/5، خصائص علي للنسائي: 90، وسنده حسنٌ)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُحْفَةِ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَخَطَبَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَلِيُّكُمْ قَالُوا : صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا وَقَالَ : هَذَا وَلِيِّي، والْمُوَدِّي عَنِّي، وَإِنَّ اللّٰهَ مُوَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَمُعَادِ مَنْ عَادَاهُ .

''جحفہ کا دن تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اور خطبہ دے رہے ہیں، اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: لوگو! میں آپ کا دوست ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا: یقیناً اللہ کے رسول! پھر علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا: یہ میرے دوست، میری ذمہ داری ادا کرنے والے، یقیناً اللہ اس کا دوست ہے، جس کے علی رضی اللہ عنہ دوست ہیں اور وہ اللہ کا دشمن ہے، جو علی رضی اللہ عنہ کا دشمن ہے۔''

(خصائص علي للنسائي : 9، سنده حسنٌ)

سیدہ عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَخَطَبَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلٰى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا : نَعَمْ، صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا فَقَالَ : مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهٗ فَهٰذَا وَلِيُّهٗ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُوَالِي مَنْ وَالَاهُ، وَيُعَادِي مَنْ عَادَاهُ .

’’رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ دیا، اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کو آپ کی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہوں؟ عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے درست فرمایا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں، علی اس کے دوست ہیں۔ اللہ اس سے دوستی رکھتا ہے، جو علی سے دوستی رکھتا ہے، اللہ اس سے دشمنی رکھتا ہے، جو علی سے دشمنی رکھتا ہے۔‘‘

(خصائص علي للنسائي : 90، مسند الإمام أحمد : 370/4، السنة لابن عاصم : 1368، صحيحه ابن حبان : 6931، وسنده حسنٌ)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، حَتّٰى أَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَا أُحِبُّهُ إِلَّا عَلَى بَغْضَاءِ عَلِيٍّ، فَبُعِثَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَلٰى خَيْلٍ، فَصَحِبْتُهُ، وَمَا أَصْحَبُهُ إِلَّا عَلٰى بَغْضَاءِ عَلِيٍّ، فَأَصَابَ سَبْيًا، فَكَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهِ مَنْ يُخَمِّسُهُ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا، وَفِي السَّبْيِ وَصِيفَةٌ مِنْ أَفْضَلِ السَّبْيِ، فَلَمَّا خَمَّسَهُ صَارَتِ الْوَصِيفَةُ فِي الْخُمُسِ، ثُمَّ خَمَّسَ فَصَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَمَّسَ فَصَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، فَأَتَانَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقُلْنَا : مَا هٰذَا؟ فَقَالَ : أَلَمْ تَرَوْا

الْوَصِيفَةَ؟ صَارَتْ فِي الْخُمُسِ، ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، فَكَتَبَ وَبَعَثَنِي مُصَدِّقًا لِكِتَابِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا لِمَا قَالَ عَلِيٌّ : فَجَعَلْتُ أَقُولُ عَلَيْهِ : وَيَقُولُ : صَدَقَ وَأَقُولُ : وَيَقُولُ : صَدَقَ، فَأَمْسَكَ بِيَدِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ : أَتَبْغَضُ عَلِيًّا؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ، فَقَالَ : لَا تُبْغِضْهُ، وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَازْدَدْ لَهُ حُبًّا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَنَصِيبُ آلِ عَلِيٍّ فِي الْخُمُسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيفَةٍ فَمَا كَانَ أَحَدٌ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ : وَاللّٰهِ مَا فِي الْحَدِيثِ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ أَبِي .

''مجھے کوئی شخص سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ برا نہیں لگتا تھا، اسی وجہ میں ایک قریشی سے محبت رکھتا کہ وہ بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔

اس قریشی کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا گیا، تو میں بھی اس کے ساتھ تھا، میری رفاقت اس کے ساتھ صرف بغض علی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے تھی، جنگ میں ہم نے کچھ قیدی بنائے، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایک شخص ہم میں مال غنیمت کی تقسیم کے لئے بھیج دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، ان قیدیوں میں ایک کنیز جو سب سے بہتر تھی، دوران تقسیم خمس اہل بیت کے حصہ

میں آ گئی۔خمس کی تقسیم ہوئی،تو وہ کنیز سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آل کے حصہ میں آ گئی۔ اگلی صبح سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے،تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ہم نے عرض کیا، یہ کیا؟ فرمایا: وہی لونڈی جو اہل بیت، پھر آل علی کے حصے میں آئی تھی،اس سے میں نے تعلق قائم کیا ہے۔

قریشی نے ایک خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لکھا اور تصدیق کی غرض سے میرے ہاتھ روانہ کر دیا اور جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا،اس بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تصدیق چاہی۔میں وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھتا،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:علی نے سچ کہا، پھر پڑھتا،آپ فرماتے: یہ سچ ہے،مزید پڑھتا،آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرماتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، فرمایا: بریدہ! کیا آپ علی سے بغض رکھتے ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا:علی سے بغض نہ رکھئے، بلکہ اگر ان سے محبت کرتے ہو،تو اور زیادہ محبت کیجئے۔اس ذات کی قسم،جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! آل علی کا خمس میں اس کنیز سے زیادہ حصہ ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کی قسم!اس حدیث میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میرے والد کے علاوہ اور کوئی واسطہ نہیں ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 350/5؛ خصائص علي بن أبي طالب للنسائي : 97، شرح مشكل الآثار للطحاوي : 160/4؛ وسنده حسنٌ، وأخرجه البخاري : 4350 مختصرًا)

حدیث:«مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» کو حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) نے

متواتر کہا ہے۔

(قطف الأزهار المتناثرة في الأحاديث المتواترة، ص 277)

امام ابن شاہین رحمہ اللہ (۳۸۵ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوٰى حَدِيثَ غَدِيرِ خُمٍّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ مِائَةِ نَفْسٍ، وَفِيهِمُ الْعَشَرَةُ، وَهُوَ حَدِيثٌ ثَابِتٌ، لَا أَعْرِفُ لَهٗ عِلَّةً، تَفَرَّدَ عَلِيٌّ بِهٰذِهِ الْفَضِيلَةِ، لَمْ يَشْرَكْهُ فِيهَا أَحَدٌ.

''یہ حدیث غریب صحیح ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم والی حدیث قریباً سو صحابہ کرام نے بیان کی ہے۔ان میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مجھے اس میں کوئی علت نظر نہیں آتی،اس فضیلت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ منفرد ہیں،اس میں کوئی ان کا شریک نہیں۔''

(شرح مذاهب أهل السنة : 87)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فَلَهٗ طُرُقٌ جَيِّدَةٌ.

''اس کی عمدہ سندیں موجود ہیں۔''

(تذكرة الحفاظ : 164/3)

یہ حدیث درج ذیل صحابہ کرام سے مروی ہے:

① سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: (مسند البزار : ٦٣٢، وسنده حسنٌ، خصائص علي للنسائي : ٨٥، وسنده حسنٌ، مسند الإمام أحمد : ٣٧٠/٤،

وسنده صحيحٌ، وصححه ابن حبان : ٦٩٣١، زوائد مسند الإمام أحمد بن حنبل : ١٥٢/١، زوائد فضائل الصحابة : ١٢٠٦، وسنده حسنٌ، مسند الإمام أحمد : ٣٦٦/٥، وسنده صحيحٌ، وقال ابن كثير في البداية والنهاية (٢١٠/٥) : وهذا إسناد جيد، خصائص علي للنسائي : ٨٧، وسنده صحيحٌ)

② **سیدنا زید بن ارقم** رضی اللہ عنہ: (السنة لابن أبي عاصم : ١٣٧١، وسنده حسنٌ)

③ **سیدنا سعد بن ابی وقاص** رضی اللہ عنہ: (السنة لابن أبي عاصم : ١١٨٩، مسند البزار : ١٠٢٣، خصائص علي للنسائي : ٩، ٩٤، ٩٥، وسنده حسنٌ، وصححه الضياء في المختارة : ٩٣٧)

موسیٰ بن یعقوب الزمعی جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ، حسن الحدیث ہے۔

❀ **امام یحییٰ بن معین** رحمہ اللہ **نے ثقہ کہا ہے۔**

(تاريخ يحيىٰ بن معين : 672)

❀ **امام ابن شاہین** رحمہ اللہ **نے بھی ثقہ کہا ہے۔**

(تاريخ الثقات : 1349)

❀ **امام ابن عدی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:**

غَيْرُ مَا ذَكَرْتُ أَحَادِيْثُ حِسَانٌ، وَهُوْ عِنْدِي لَا بَأْسَ بِهٖ وَبِرِوَايَاتِهٖ .

''مذکورہ روایات کے علاوہ اس کی احادیث حسن ہیں۔ میرے نزدیک اس میں اور اس کی روایات میں کوئی خرابی نہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرجال : 343/6)

❀ **امام ابن حبان** رحمہ اللہ **نے ثقہ کہا ہے۔**

(الثقات : 758/7)

۞ امام ابن القطان فاسی نے بھی ثقہ قرار دیا ہے۔

(تہذیب التہذیب : 337/10)

۞ امام ابن الجارود (۱۰۶۵)، امام ابن خزیمہ (۴۱۹)، امام حاکم (۲/ ۱۱۳۔۱۱۴)، حافظ ذہبی، امام ضیاء مقدسی (المختارۃ: ۱۳۰۷) اور حافظ نووی رحمہم اللہ (الاذکار: ۱۸۹) نے اس کی حدیث کی تصحیح کر کے اس کی توثیق کی ہے۔

امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ نے اس سے روایت لی ہے اور وہ اس شخص سے روایت لیتے ہیں، جو ان کے نزدیک ثقہ ہو۔

۞ امام ترمذی رحمہ اللہ (۴۸۴)، حافظ بغوی رحمہ اللہ (۲۸۶) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری : ۳۱۳/۱، المطالب العالیة : ٤٣٢٣) نے اس کی حدیث کو حسن کہہ کر اس کی توثیق کی ہے۔

۞ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے اُسے ثقہ کہا ہے۔

(مجمع الزوائد : 107/9)

۞ نیز فرماتے ہیں:

وَثَّقَهٗ جَمَاعَةٌ .

''اسے محدثین کی ایک جماعت نے ثقہ قرار دیا ہے۔''

(مجمع الزوائد : 38/9)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الزَّمْعِيُّ صَدُوْقٌ، قَالَ شَيْخُنَا الذَّهْبِيُّ : وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

غَرِيْبٌ .

''زمعی صدوق ہے، ہمارے شیخ ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔''

(البداية والنهاية : 212/5)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے اپنی کتاب من تكلّم فيه وهو موثق (ایسے راویوں کا بیان جس میں کلام کی گئی ہے، لیکن وہ ثقہ ہیں) میں ذکر کر کے صالح الحدیث کہا ہے۔

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کا اسے ضعیف الحدیث اور منکر الحدیث کہنا ثابت نہیں ہو سکا۔ ثابت ہونے کی صورت میں جمہور کے مقابلے میں نا قابل التفات ہوگا۔

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا اس کے متعلق لَا يُعْجِبُنِي حَدِيثُهٗ (مجھے اس کی حدیث اچھی نہیں لگتی) کہنا (تهذيب التهذيب لابن حجر : ٣٣٧/١٠) بھی ثابت نہیں۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ (العلل : ١١٣/٥) نے اس کے بارے میں لَا يُحْتَجُّ بِهٖ اور امام نسائی رحمہ اللہ (الضعفاء : ٥٥٣) نے لَيْسَ بِالْقَوِيِّ کہا ہے۔ یہ جمہور کی توثیق کے خلاف ہونے کی وجہ سے نا قابل قبول ہے۔

باقی حافظ ذہبی رحمہ اللہ کا مختصر المستدرك : (٣٤٨/٢) میں اسے لَيْسَ بِذَاكَ اور الكاشف : (١٦٨/٣) میں فِيْهِ لِينٌ کہنا، نیز حافظ منذری (مختصر السنن : ٨٦/٤) کا فِيهِ مَقَالٌ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تقريب التهذيب : ٧٠٢٦) کا اسے سَيْءُ الْحِفْظِ کہنا جمہور محدثین اور ان کی اپنی تحقیق کے بھی خلاف ہے۔

لہٰذا حافظ عراقی رحمہ اللہ (المغني : ٨٣/٣) کا اس کے بارے میں ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ کہنا بھی صحیح نہ ہوا۔

④ **سیدنا عبد اللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما: (مسند الإمام أحمد : ۳۳۰/۱-۳۳۱، السنة لابن أبي عاصم : ۱۳۶۱، خصائص علي للنسائي : ۲٤، وسنده حسنٌ، وقال الحاکم ۱۳٤/۳ : صحیح الإسناد)

ریاح بن حارث رحمہ اللہ **کہتے ہیں:**

جَاءَ رَهْطٌ إِلٰی عَلِيٍّ بالرَّحْبَةِ فَقَالُوا : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا قَالَ : كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوا : سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ قَالَ رِيَاحٌ : فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ، فَسَأَلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوا : نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ.

''رحبہ میں ایک گروہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ **کے پاس آیا اور کہا: السلام علیکم اے ہمارے مولیٰ! سیدنا علی** رضی اللہ عنہ **نے فرمایا: میں تمہارا مولیٰ کیسے ہوسکتا ہوں، حالانکہ آپ عرب ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں، اس کے علی مولیٰ ہیں۔ ریاح** رحمہ اللہ **کہتے ہیں: جب وہ چلے گئے، تو میں ان کے پیچھے ہولیا اور ان سے سوال کیا: یہ کون تھے؟ انہوں نے کہا: یہ انصار کے کچھ لوگ تھے، ان میں ابو ایوب انصاری** رضی اللہ عنہ **بھی ہیں۔''**

(مصنف ابن أبي شيبة : 60/13، مسند الإمام أحمد : 419/5، السنة لابن أبي عاصم : 1355، معجم الصحابة للبغوي : 1822، المعجم الكبير للطبراني : 4052، 4053، الشريعة للآجري : 1517، وسنده صحيحٌ)

سعید بن وهب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ .

''پانچ یا چھ صحابہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جس کا میں مولی، علی اس کے مولی ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 336/5، خصائص علي للنسائي : 86، وسنده صحيحٌ)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر تین مرتبہ فرمایا:

أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي .

''میں آپ کو اہل بیت کے بارے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔''

(صحيح مسلم : ٢٤٠٨)

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي .

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ ﷺ کی قرابت کا خیال رکھنا مجھے اپنی عزیز داری سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔''

(صحيح البخاري : ٣٧١٢)

نیز فرمایا:

أُرْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهٖ .

''اہل بیت کے حوالے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا خیال رکھیں۔''

(صحيح البخاري : ٣٧١٣)

علی وعثمان رضی اللہ عنہما کی محبت ایک دل میں

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (رافضی اور ناصبی) لوگ کہتے ہیں:

إِنَّ حُبَّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ وَكَذَبُوا قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبَّهُمَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فِي قُلُوبِنَا .

''ایک مومن کے دل میں سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما (دونوں) کی محبت سما نہیں سکتی، یہ ان کا جھوٹ ہے، الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں دونوں کی محبت کو جمع کر دیا ہے۔''

(الشريعة : ١٢٢٦، ١٢٢٧، معجم ابن الأعرابي : ٩٥، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابوشہاب حناط رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ إِلَّا فِي قُلُوبِ أَتْقِيَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ .

''ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم (سب) کی محبت اس امت کے پارسا لوگوں کے دلوں میں ہی سما سکتی ہے۔''

(الشريعة : ١٢٢٨، وسندهٗ صحيحٌ)

میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ : لَا يَسَعُنَا أَنْ نَسْتَغْفِرَ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَأَنَا أَقُولُ : غَفَرَ اللّٰهُ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ .

''ایک گروہ کہتا ہے: عثمان وعلی رضی اللہ عنہما کے حق میں استغفار کرنا ہمارے بس میں نہیں، میں کہتا ہوں: اللہ عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کو معاف کرے۔''

(الشریعة : ۱۲۲۹، وسندہٗ حسنٌ)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تنقیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص ہے

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَذٰى عَلِيًّا فَقَدْ أَذَانِي .

''جس نے علی رضی اللہ عنہ کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی۔''

(زوائد فضائل الصحابة للقطيعي : 1078، وسنده حسنٌ)

ابوعبداللہ جدلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ : أَيُسَبُّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِيكُمْ عَلٰى رُؤُوسِ النَّاسِ؟ فَقُلْتُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَأَنّٰى يُسَبُّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ : أَلَيْسَ يُسَبُّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَمَنْ يُحِبُّهٗ؛ فَأَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّهٗ .

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مجھے فرمانے لگیں، آپ کے ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا جاتا ہے۔ عرض کیا: سبحان اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے کوئی برا کہہ سکتا ہے؟ فرمایا: لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے محبین کو کیا برا نہیں کہتے؟ حالاں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے۔''

(مسند أبي يعلى : 7013، المعجم الكبير للطبراني : 323/23، المعجم الصغير للطبراني : 822، وسنده حسنٌ)

ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَا تَسُبُّوا عَلِيًّا، وَلَا أَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ، إِنَّ جَارًا لَّنَا مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ : أَلَمْ تَرَوْا هٰذَا الْفَاسِقَ ابْنَ الْفَاسِقِ؟ إِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهٗ، يَعْنِي الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ : فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِكَوْكَبَيْنِ فِي عَيْنِهٖ، فَطَمَسَ اللّٰهُ بَصَرَهٗ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کو برا نہ کہیں، بنو ہجیم سے تعلق رکھنے والا ہمارا ایک پڑوسی جو کوفہ سے آیا تھا، اس نے کہا: دیکھو اس فاسق ابن فاسق کو یعنی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو، نعوذ باللہ! اللہ نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں

دو آسمانی انگارے لگے اور اس کی بینائی ختم ہوگئی۔‘‘

(فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل : 972، المعجم الكبير للطبراني : 119/3، وسنده صحيحٌ)

ابوبکر بن خالد بن عرفطہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ : ذُكِرَ أَنَّكُمْ تَسُبُّونَ عَلِيًّا قُلْتُ : قَدْ فَعَلْنَا قَالَ : لَعَلَّكَ سَبَبْتَهُ؟ قُلْتُ : مَعَاذَ اللّٰهِ قَالَ : لَا تَسُبَّهُ، فَإِنْ وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلٰى مِفْرَقِي عَلٰى أَنْ أَسُبَّ عَلِيًّا مَا سَبَبْتُهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعْتُ .

’’مدینہ میں سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کو حاضر ہوا، کہنے لگے: پتہ چلا ہے کہ آپ کے لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں؟ عرض کیا: واقعی یہ کام تو ہم نے کیا، کہا: شاید آپ بھی؟ عرض کیا: معاذ اللہ! فرمایا: انہیں گالی نہ دیجئے، واللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان کو سنا ہے، اب میرے سر پر تلوار رکھ دی جائے، پھر بھی علی رضی اللہ عنہ کو برا نہ کہوں گا۔‘‘

(مصنف ابن أبي شيبة : 80/12، مسند أبي يعلٰى : 777، المختارة للضياء المقدسي : 1017، وسنده حسنٌ)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اس کی سند حسن ہے۔‘‘(مجمع الزوائد : 130/9)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت سے بغض نفاق اور نار جہنم کا سبب

ہے

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ : لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ .

''قسم اس ذات کی، جس نے دانے کو پھاڑا، جانداروں کو پیدا کیا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مجھ سے محبت صرف مومن کرے گا، مجھ سے بغض صرف منافق رکھے گا۔''

(صحيح مسلم : 78، خصائص علي للنسائي : 100)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتّٰى يَدْخُلُوا النَّارَ فِيَّ، وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتّٰى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي .

''ایک قوم میری محبت میں غلو کی وجہ سے، دوسری قوم میرے ساتھ بغض کے سبب آگ میں داخل ہوگی۔''

(السنة لابن أبي عاصم : 983، وسنده صحيحٌ)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ .

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے بغض

رکھنے والے کو اللہ ضرور واصل جہنم کرے گا۔''

(صحیح ابن حبان : ٦٩٧٨، المستدرك للحاكم : ١٥٠/٣، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' قرار دیا ہے۔

تین خصوصیات

عامر بن سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَمَرَ مُعَاوِيَةُ سَعْدًا، فَقَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ : أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهٗ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهٗ، وَخَلَّفَهٗ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى، إِلَّا أَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي؟ وَسَمِعْتُهٗ يَقُولُ فِي يَوْمَ خَيْبَرَ : لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا، فَقَالَ : ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهٖ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، وَلَمَّا نَزَلَتْ، زَادَ هِشَامٌ : ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾(الأحزاب : 33) دَعَا رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، وَفَاطِمَةَ، وَحَسَنًا، وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، يَعْنِي هٰؤُلَاءِ أَهْلِي.

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور پوچھا: آپ کی سیدنا ابو تراب (علی) رضی اللہ عنہ کو گالی نہ دینے کی وجہ کیا ہے؟ کہنے لگے: میں تو اس لیے گالی نہیں دیتا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین فرامین گرامی یاد ہیں، جو آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمائے تھے، ہر فرمان مجھے سرخ اونٹوں سے عزیز ہے۔ میں نے خود سنا تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی غزوہ میں پیچھے چھوڑ دیا۔ سیدنا علی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ دیں گے؟ فرمایا: آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کا میرے ہاں وہی مقام ہے، جو موسیٰ علیہ السلام کے ہاں ہارون علیہ السلام کو حاصل تھا؟ البتہ میرے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر والے دن فرماتے سنا: میں جنگ کا جھنڈا اس کے حوالے کروں گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور وہ اللہ اور اس کے رسول کا محبوب ہو۔ ہم اس کی طمع کرنے لگ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کو میرے پاس لائیں، انہیں لایا گیا، آپ آشوبِ چشم کا شکار ہو چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور جھنڈا تھما دیا۔ اللہ نے آپ کے ہاتھوں فتح بھی عطا فرمائی اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾(الأحزاب: 33)(اہل بیت! اللہ تعالیٰ آپ سے ناپاکی کو دور کرنا چاہتا ہے۔......) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی،

فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

(صحيح مسلم : 2404، خصائص علي للنسائي :11)

دعائیں، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سکھائیں

① سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت یہ دعا سکھلائی:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بردبار اور عزت والا ہے، پاک ہے۔ بڑی برکت والا ہے، اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد :94,91/1؛ وسنده حسنٌ)

② سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، شَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ، فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ، فَقَالَ : عَلٰى مَكَانِكُمَا، فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى

صَدْرِي، وَقَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِّمَّا سَأَلْتُمَانِي، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ .

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی کی مشقت زیادہ محسوس ہوتی تھی، اسی سلسلے میں آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گئیں کہ مجھے ایک غلام دے دیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر گھر پر نہیں تھے، آپ رضی اللہ عنہا نے مدعا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے رکھ دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس آئے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ پیغام ان کے گوش گزار کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہمارے ہاں چلے آئے، ہم استقبال کو لپکے، تو فرمایا: بیٹھ جائیے، آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے، میں نے اپنے سینے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی ٹھنڈک کو محسوس کیا۔ فرمایا: میں آپ کو اس غلام سے بہتر چیز نہ دوں؟ جب آپ بستر پر لیٹیں، تو 34 مرتبہ اللہ اکبر، 33 مرتبہ سبحان اللہ اور 33 مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کریں، یہ خادم سے کہیں بہتر ہے۔''

(صحيح البخاري : 3705، صحيح مسلم : 2727)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انعام خاص

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، فَكُنْتُ آتِيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَقُولُ لَهٗ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلٰى أَهْلِي،

وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ .

''رسول اللہ ﷺ کے نزدیک میرا ایک ایسا مقام تھا، جو مخلوقِ خدا میں کسی کو حاصل نہ تھا۔ میں روزانہ سحری کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور عرض کرتا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اگر آپ ﷺ کھنکارتے، تو میں واپس لوٹ جاتا، ورنہ اندر چلا آتا۔''

(مسند الإمام أحمد : 85/1؛ خصائص علي بن أبي طالب للنسائي : 118، وصححه ابن خزيمة : (902)، وسنده حسنٌ)

رسول اللہ ﷺ کے کندھوں کی سواری

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انْطَلَقْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ، فَصَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبَيَّ، فَنَهَضَ بِهٖ عَلِيٌّ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْفَهٗ قَالَ لَهُ : اجْلِسْ، فَجَلَسَ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اصْعَدْ عَلٰى مَنْكِبَيَّ فَنَهَضَ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنِّي لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ أُفُقَ السَّمَاءِ، فَصَعِدَ عَلِيٌّ الْكَعْبَةَ وَعَلَيْهَا تِمْثَالٌ مِنْ صُفْرٍ أَوْ نُحَاسٍ، فَجَعَلْتُ أُعَالِجُهٗ لِأُزِيلَهٗ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَقُدَّامًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهٖ، حَتّٰى إِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ

قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْذِفْهُ فَقَذَفْتُ بِهٖ، فَكَسَرْتُهٗ كَمَا تُكْسَرُ الْقَوَارِيرُ، ثُمَّ نَزَلْتُ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَبِقُ حَتّٰى تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوتِ خَشْيَةَ أَنْ يَلْقَانَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ .

''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ آیا، آپ ﷺ میرے کندھوں پر سوار ہوئے، دیکھا کہ میں کمزور ہوں، اتر آئے۔ مجھ سے فرمایا: میرے کندھوں پر چڑھ جائیے۔ آپ کھڑے ہوئے، تو مجھے یوں لگا جیسے آسمانوں پہ پہنچ جاؤں گا۔ میں کعبہ پر چڑھ گیا، اس پہ پیتل اور تانبے کی مورتیاں رکھی تھیں۔ میں نے انہیں آمنے سامنے، دائیں اور بائیں سے اکھاڑنے لگا، جب اکھاڑ لیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں نیچے پھینک دیجئے، میں نے پھینک دیں اور وہ مورتیاں شیشے کی طرح ٹوٹ گئیں، میں نیچے اتر آیا۔ پھر ہم اس خدشہ سے کہ کوئی رستے میں مل نہ جائے، جلدی سے ہم اپنے گھروں کو لوٹ آئے۔''

(مسند الإمام أحمد : 84/1؛ زوائد مسند الإمام أحمد : 151/1؛ تهذيب الآثار للطبري : ص : 237؛ مسند علي بن أبي طالب، المستدرك للحاكم : 262/2، 367، وقال صحيح الإسناد، وسنده حسنٌ)

رسول اللہ ﷺ کی دعا جو انہیں روئے زمین پر سب سے زیادہ محبوب تھی

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ، فَمَنْ يُوَارِيهِ؟ قَالَ : اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ، وَلَا تُحْدِثْ حَدَثًا حَتّٰى تَأْتِيَنِي فَفَعَلْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ، فَاغْتَسَلْتُ، وَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا يَسُرُّنِي مَا عَلَى الْأَرْضِ بِشَيْءٍ مِّنْهُنَّ .

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: آپ کا گم راہ چچا دم توڑ گیا ہے، اسے کون دفن کرے گا؟ فرمایا: جائیے، اپنے باپ کو دفن کیجئے اور سنئے! اس وقت تک کچھ نہیں کرنا، جب تک کہ میرے پاس واپس نہ آجاؤ! میں نے ایسا ہی کیا، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے غسل کا کہا، جب میں غسل کر چکا، تو نبی ﷺ نے میرے واسطے کئی دعائیں کیں، وہ دعائیں مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 131,97/1؛ سنن أبي داوٗد : 3214؛ سنن النسائي : 2008، 190؛ وصححه ابن خزيمة : (كما في الإصابة لابن حجر : 114/7) وابن الجارود : (550)، وأخرجه أبو داوٗد الطيالسي : (ص 19، ح : 120)، وسنده حسنٌ متصل، وسنده صحيح)چيك

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا گروہ حق کے زیادہ قریب گروہ ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ تَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ .

''لوگ جب تفریق ہو چکے ہوں گے، تو خوارج کا گروہ اسلام سے نکل جائے گا، ان سے وہی قتال کرے گا، جو گروہ حق سے زیادہ قریب ہوگا۔''

(صحيح مسلم : 150/1064، خصائص علي للنسائي : 172)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ، وَهُوَ يُعَاطِيهِمُ اللَّبِنَ، وَقَدِ اغْبَرَّ شَعْرُ صَدْرِهِ قَالَتْ : فَوَاللّٰهِ مَا نَسِيتُهُ، وَهُوَ يَقُولُ : اللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ، قَالَتْ : وَجَاءَ عَمَّارٌ فَقَالَ : ابْنَ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ .

''غزوۂ خندق کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو اینٹیں دیتے تھے، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ کے بال غبار آلود ہو گئے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے وہ منظر نہیں بھولا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اللہ! حقیقی بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے، تو انصار و مہاجرین کو معاف فرما۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اسی دوران سیدنا عمار رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمیہ کے بیٹے! آپ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔''

(مسند الإمام أحمد : 315,289/6؛ صحيح مسلم : 73/2816)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے بہتر شخص سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

بُؤْسًا لَكَ يَا ابْنَ سُمَيَّةَ، وَمَسَحَ الْغُبَارَ عَنْ رَأْسِهِ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ .

”سمیہ کے بیٹے! پریشانی ہے، ایک باغی گروہ آپ کو قتل کر دے گا، اس وقت آپ ﷺ ان کے سر سے مٹی صاف کر رہے تھے۔“

(مسند الإمام أحمد : 306/5؛ صحيح مسلم : 2235/4)

حنظلہ بن خویلد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ يَقُولُ : كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لِيَطِبْ بِهِ أَحَدُكُمَا نَفْسًا لِصَاحِبِهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ .

”میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس دو آدمی سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے سر کا جھگڑا لے کر آئے۔ ہر ایک کہہ رہا تھا کہ میں نے ان کو قتل کیا ہے، تو سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ میں سے ایک تو خود کو خوش خبری دے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔“

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد : 253/3؛ مسند الإمام أحمد : 206,164/2، خصائص علي للنسائي : 164، وسنده صحيحٌ)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو جید کہا ہے۔

(المعجم المختص ص : 96)

خوارج سے جہاد کا اعزاز:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ تَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ

بِالْحَقِّ .

''لوگ جب تفریق ہو چکے ہوں گے تو خوارج کا گروہ جنم لے گا، ان سے وہی قتال کرے گا، جو گروہ حق سے زیادہ قریب ہوگا۔''

(صحيح مسلم : 150/1064 ، خصائص علي للنسائي : 172)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا قَدِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ، فَرَمٰى بِهَا إِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ : إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلٰى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيلِهٖ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنَا؟ قَالَ : لَا قَالَ عُمَرُ : أَنَا قَالَ : لَا، وَلٰكِنْ صَاحِبَ النَّعْلِ .

''ہم بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیا، انہوں نے اسے گانٹھ دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص قرآن کی تاویل پر جہاد کرے گا، جس طرح میں نے اس کے نازل ہونے پر جہاد کیا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ میں ہوں؟ فرمایا: نہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ میں ہوں؟ فرمایا: نہیں، وہ صاحب النعل (جوتوں کو گانٹھنے والے علی رضی اللہ عنہ) ہیں۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 64/12؛ مسند الإمام أحمد : 82,33,31/3؛ خصائص علي للنسائي : 156 ، زوائد فضائل الصحابة للقطيعي :1071)

اس روایت کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (6937) نے صحیح اور امام حاکم رحمہ اللہ (122/3) نے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ، يَخْرُجُونَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، سِيمَاهُمُ التَّحَالُقُ قَالَ : هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ قَالَ : فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَثَلًا، أَوْ قَالَ قَوْلًا : الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ أَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى بَصِيرَةً، وَيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلَا يَرٰى بَصِيرَةً، وَيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يَرٰى بَصِيرَةً قَالَ : قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ، يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا، جو تفریق کے دنوں میں نکلیں گے، منڈے ہوئے سر ان کی نشانی ہے، مخلوق کے بدترین لوگ ہوں گے، انہیں حق کے زیادہ قریب گروہ قتل کرے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مثال بیان فرمائی کہ جیسے کوئی آدمی کسی شکار کو تیر کے ذریعے نشانہ لگاتا ہے، پھر غور سے تیر کی انی (اگلے حصے) کو دیکھتا ہے، اسے شکار ہونے کی کوئی علامت (خون) نظر نہیں آتا۔ پھر تیر کے پیکان اور پَر کے درمیانی حصے کو دیکھتا ہے، تو کوئی نشان نہیں ملتا۔ پھر تیر کے سوفار (وہ چٹکی، جہاں کمان کا تاند ٹکتا ہے) کو دیکھتا ہے، اس

میں بھی کوئی نشان نظر نہیں آتا۔
راویٔ حدیث (ابونضرہ رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اہل عراق! انہیں قتل آپ کریں گے۔‘‘

(صحیح مسلم : 149/1064)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، فَذَكَرَ مِنْ صَلَاتِهِمْ، وَزَكَاتِهِمْ، وَصَوْمِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ الْقُرْآنُ تَرَاقِيَهُمْ يَخْرُجُونَ فِي فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، يُقَاتِلُهُمْ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَى الْحَقِّ.
’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کی نماز، زکوۃ اور روزوں کا ذکر کیا، فرمایا: وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔اختلاف کے دنوں میں ان کا خروج ہو گا۔حق کے زیادہ قریب گروہ ان سے قتال کرے گا۔‘‘

(صحیح مسلم : 153/1064)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قَسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ قَالَ : وَيْحَكَ وَمَنْ يَعْدِلْ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ

اللّٰهِ ائْذَنْ لِي حَتّٰى أَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا، إِنَّ لَهٗ أَصْحَابًا يَحْتَقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهٖ، وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهٖ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، حَتّٰى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَنْظُرُ إِلٰى نَصْلِهٖ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلٰى رِصَافِهٖ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلٰى نَضِيِّهٖ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلٰى قُذَذِهٖ، فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْئًا سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، يَخْرُجُونَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ إِحْدٰى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ كَالْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ قَاتَلَهُمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْقَتْلٰى، فَأُتِيَ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، اتنے میں قبیلہ بنوتمیم سے ذوالخویصرہ نامی شخص آیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! انصاف کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: افسوس! اگر میں عدل نہیں کروں گا، تو کون عدل کرے گا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اجازت دیں، اس کی گردن اُڑا دوں، فرمایا: نہیں، چھوڑ یئے، اس کے کچھ ساتھی ہوں گے، آپ اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں، اپنے روزے کو ان کے روزے

کے مقابلے معمولی سمجھیں گے، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، یہاں تک کہ تیر کے پھل کی جڑ میں دیکھا جائے گا، اس میں کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، پھر تیر کے پَر کو دیکھا جائے گا، اس میں کوئی نشان نہیں ہوگا، پھر تیر کے پیکان کو دیکھا جائے، تو اس پر بھی کوئی نشان نظر نہیں آئے گا اور تیر کے اس حصے کو جو پر اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے، کو دیکھا جائے، تو اس پر کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، حالانکہ وہ (تیر) گوبر اور خون میں سے گزرا ہوگا اور وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف بغاوت کرے گا۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ایک سیاہ فام جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا یا ہلتے ہوئے گوشت کی طرح ہوگا۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑائی کی، تو میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، اس شخص کو تلاش کیا گیا، تو اس کا پورا حلیہ ویسا تھا، جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا۔''

(صحيح البخاري : 6163)

عبیداللہ بن ابورافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ، لَمَّا خَرَجَتْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا : لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ : كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا، إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ هٰذَا مِنْهُمْ،

وَأَشَارَ إِلٰى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَيْهِ، مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدٰى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ، فَلَمَّا قَاتَلَهُمْ عَلِيٌّ قَالَ : انْظُرُوا فَنَظَرُوا، فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ : ارْجِعُوا وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ، وَلَا كُذِبْتُ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ، فَأَتَوْا بِهٖ حَتّٰى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ : أَنَا حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ، وَقَوْلُ عَلِيٍّ فِيهِمْ.

''حروریہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغاوت کی، کہنے لگے: لاحکم الا للہ (اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں) تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق بات کی آڑ لے کر باطل کا ارادہ کیا جارہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بابت فرمایا تھا، میں ان کو بخوبی جانتا ہوں، وہ نشانیاں ان میں پائی جاتی ہیں، حق زبان سے کہتے ہیں، مگر ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔ اللہ کی مبغوض ترین مخلوق ہیں یہ لوگ، ان میں ایک اسود نامی صاحب ہے، جس کا ہاتھ بکری کی پشت یا عورت کی پستان کے سرے جیسا ہوگا، قتال کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ، (ذوالثدیہ) کو تلاش کرو! تلاش کرنے پر نہ ملا، تو فرمایا: بخدا! میں نے آپ سے جھوٹ نہیں کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جھوٹ نہیں کہا، دو یا تین مرتبہ کہا تھا کہ لوگ ایک کھنڈر سے اس کی لاش نکال لائے۔ راوی عبید اللہ بن ابو رافع رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب یہ سارا واقعہ پیش آیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی، میں وہیں موجود تھا۔''

(صحيح مسلم : 157/1066، خصائص علي للنسائي : 177)

سُوَید بن غفلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ نَفْسِي فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَخْرُجُ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''میں خود سے کوئی بات کہوں تو سنو! جنگ دھوکہ ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ منسوب کروں، تو میں چاہوں گا آسمان سے گر جاؤں، مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہ بولوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کچھ ایسے نوجوان پیدا ہوں گے، جو عقل کے کمزور اور قرآن کو پڑھنے والے ہوں گے، ایمان چیک ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ یہ لوگ جہاں بھی ملیں، انہیں قتل کر دو۔ ان کے قاتلین کے لئے روز قیامت بہت بڑا اجر ہے۔''

(صحيح البخاري : 6930؛ صحيح مسلم : 154/1066)

کلیب بن شہاب جرمی کوفی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ جَالِسًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُ السَّفَرِ قَالَ : وَعَلِيٌّ يُكَلِّمُ النَّاسَ، وَيُكَلِّمُونَهُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَأْذَنُ أَنْ أَتَكَلَّمُ؟ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ، وَشَغَلَهُ مَا هُوَ فِيهِ، فَجَلَسْتُ إِلَى الرَّجُلِ، فَسَأَلْتُهُ مَا خَبَرُكَ؟ قَالَ : كُنْتُ مُعْتَمِرًا، فَلَقِيتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لِي : هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ الَّذِينَ خَرَجُوا فِي أَرْضِكُمْ يُسَمُّونَ حَرُورِيَّةً قُلْتُ : خَرَجُوا فِي مَوْضِعٍ يُسَمّٰى حَرُورَاءَ، فَسُمُّوا بِذٰلِكَ، فَقَالَتْ : طُوبٰى لِمَنْ شَهِدَ هَلَكَتَهُمْ، لَوْ شَاءَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ لَأَخْبَرَكُمْ خَبَرَهُمْ، فَجِئْتُ أَسْأَلُهُ عَنْ خَبَرِهِمْ، فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ قَالَ : أَيْنَ الْمُسْتَأْذِنُ؟ فَقَصَّ عَلَيْهِ كَمَا قَصَّ عَلَيْنَا قَالَ : إِنِّي دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرُ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لِي : كَيْفَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ، وَقَوْمُ كَذَا وَكَذَا؟ قُلْتُ : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، وَقَالَ : ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ : قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجٌ كَأَنَّ يَدَهُ ثَدْيٌ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَخْبَرْتُكُمْ بِهِمْ؟ قَالُوا : نَعَمْ قَالَ : أُنَاشِدُكُمْ بِاللّٰهِ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّهُ فِيهِمْ؟ قَالُوا : نَعَمْ قَالَ : فَأَتَيْتُمُونِي، فَأَخْبَرْتُمُونِي أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ،

فَحَلَفْتُ لَكُمْ بِاللّٰهِ أَنَّهُ فِيهِمْ، فَأَتَيْتُمُونِي بِهٖ تَسْحَبُونَهُ كَمَا نُعِتَ لَكُمْ؟ قَالُوا : نَعَمْ قَالَ : صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ .

''میں سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا، اس نے سفر کا لباس پہنا ہوا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے، اس نے بات کرنے کی اجازت چاہی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ گفتگو میں مصروف رہے، اس کی طرف التفات نہیں کیا۔

میں اس آدمی کے پاس جا کر بیٹھ گیا، پوچھا: کیا بات کرنا چاہتے ہو؟ کہا: میں عمرہ کے لیے مکہ گیا تھا، وہاں میری ملاقات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: جنہوں نے آپ کے علاقے میں خروج کیا ہے، انہیں حروریہ کیوں کہا جاتا ہے؟ عرض کیا: انہوں نے حروریہ نامی جگہ سے خروج کیا ہے، اسی باعث۔ فرمایا: ان کے قتل میں جو شریک ہوگا، اس کے لئے خوش خبری ہے۔ ابن ابی طالب اگر چاہیں تو مزید بتلا سکتے ہیں، میں اسی متعلق پوچھنے آیا ہوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو فرمایا: اجازت طلب کرنے والا کہاں ہے؟ اس آدمی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی بات سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کی، تو فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن ابی طالب! تب کیا ہوگا، جب لوگوں کی ایسی ایسی کیفیت ہوگی؟ عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں، فرمایا: مشرق سے ایک قوم آپ کی مخالفت کو نکلے گی، ہاتھ سے اشارہ کیا، فرمایا: قرآن کو پڑھیں گے، مگر ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس

طرح نکل جائیں گے، جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ایک شخص ان میں ناقص ہاتھوں والا ہوگا، اس کا ایک ہاتھ عورتوں کے پستان جیسا ہوگا۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: قسم دیجئے، کیا میں نے ان کے متعلق بتا دیا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! میں نے بتایا تھا کہ وہ ان لوگوں میں موجود ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، کہا: پھر آپ نے بتایا کہ وہ ان میں نہیں ہے، میں نے اللہ کی قسم کھائی کہ وہ ان میں ہے، پھر آپ اس کی لاش کو میرے پاس گھسیٹ لائے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا۔''

(زوائد مسند الإمام أحمد: 160/1، خصائص علي بن أبي طالب للنسائي: 183، السنة لابن أبي عاصم: 913، وسنده حسنٌ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (البداية والنهاية: 293/7) نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔

زید بن وہب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

خَطَبَنَا عَلِيٌّ بِقَنْطَرَةِ الدَّيْزَجَانِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لِي خَارِجَةٌ تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، وَفِيهِمْ ذُو الثُّدَيَّةِ، فَقَاتِلْهُمْ، فَقَالَتِ الْحَرُورِيَّةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَا تُكَلِّمُوهُ، فَيَرُدَّكُمْ كَمَا رَدَّكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ، فَشَجَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالرِّمَاحِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ: اقْطَعُوا الْعَوَالِيَ، وَالْعَوَالِي الرِّمَاحُ، فَدَارُوا وَاسْتَدَارُوا، وَقُتِلَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، أَوْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَقَالَ عَلِيٌّ: الْتَمِسُوا الْمُخْدَجَ، وَذٰلِكَ فِي يَوْمٍ

شَاتٍ فَقَالُوا : مَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَرَكِبَ عَلِيٌّ بَغْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ، فَأَتٰى وَهْدَةً مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ : الْتَمِسُوهُ فِي هٰؤُلَاءِ، فَأُخْرِجَ فَقَالَ : مَا كَذَبْتُ، وَلَا كُذِبْتُ فَقَالَ : اعْمَلُوا وَلَا تَتَّكِلُوا، لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَتَّكِلُوا لَأَخْبَرْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَكُمْ عَلٰى لِسَانِهٖ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ شَهِدَنَا أُنَاسٌ بِالْيَمَنِ قَالُوا : كَيْفَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ : كَانَ هَدَاهُمْ مَعَنَا .

”دیزجان کے پل پر سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیا، فرمایا: مجھے ایک قوم کے متعلق بتایا گیا تھا، جن میں ذوالثدیہ بھی ہوگا، مشرق کی طرف سے وہ قوم آپ پر خروج کرے گی، آپ ان سے قتال کیجئے گا!

خوارج ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان سے گفتگو نہ کرنا! یہ آپ کا رد کریں گے، جس طرح حروریہ کے دن کیا تھا۔ وہ ایک دوسرے کی طرف تیر پھینکنے لگے، ایک شخص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گروہ سے کہنے لگا، ان کے نیزوں کو روکو! ان کو گھیر لیا گیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارہ یا تیرہ ساتھی شہید ہوئے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ناقص ہاتھوں والے کو ڈھونڈیں، اس دن سردی بہت شدید تھی، لوگوں نے عرض کیا: ہم نہیں ڈھونڈ پائے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہباء نامی خچر پر سوار ہوئے، ایک گڑھے کے قریب پہنچ کر فرمایا: یہاں سے ڈھونڈیں! اس کی لاش وہاں سے مل گئی، فرمایا: میں نے جھوٹ نہیں بولا تھا، نہ

رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ بولا۔ فرمایا: عمل کرتے رہیں، (صرف) توکل پر ہی نہ رہیں، مجھے یہ خدشہ اگر نہ ہوتا کہ آپ توکل کرلیں گے، میں آپ کو اُس الٰہی فیصلے سے آگاہ کرتا، جو اللہ نے آپ کے لیے نبی کریم ﷺ کی زبانی بیان کیا تھا۔ (نیز سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا): یمنی لوگ ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: امیر المومنین! وہ کیسے؟ فرمایا: انہیں بھی ہمارے ساتھ ہی ہدایت نصیب ہوئی ہے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 311/15؛ مسند البزار : 580، وسنده حسنٌ)

سلمہ بن کہیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن وہب رحمہ اللہ نے بتایا:

أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ، لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلٰى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلٰى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلٰى صِيَامِهِمْ شَيْئًا، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَوْ تَعْلَمُونَ الْجَيْشَ الَّذِي يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكِلُوا عَلَى الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ، وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ، عَلٰى

رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ، قَالَ سَلَمَةُ : فَنَزَّلَنِي زَيْدٌ مَنْزِلًا مَنْزِلًا حَتّٰى مَرَرْنَا عَلٰى قَنْطَرَةٍ، عَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ : أَلْقُوا الرِّمَاحَ، وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ قَالَ : فَسَلُّوا السُّيُوفَ، وَأَلْقُوا جُفُونَهَا، وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ يَعْنِي بِرِمَاحِهِمْ فَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ قَالَ عَلِيٌّ : الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ حَتّٰى أَتٰى نَاسًا قَتْلٰى بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ : جَرِّدُوهُمْ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، فَكَبَّرَ عَلِيٌّ وَقَالَ : صَدَقَ اللّٰهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : إِيْ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى اسْتَحْلَفَهٗ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهٗ .

’’وہ اس لشکر میں شامل تھے، جنہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں خوارج (کی سرکوبی) کے لیے کوچ کیا تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! میں نے رسول

اللہ ﷺ کوفرماتے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے، وہ قرآن کی تلاوت کریں گے، آپ کی قرأت ان کے مقابلے میں کچھ نہیں ہوگی، آپ کی نماز ان کی نماز کے مقابلے میں کچھ نہیں ہوگی اور آپ کے روزے ان کے روزوں کے مقابلے کچھ نہیں ہوں گے۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے اور یہ سمجھیں گے یہ ان کے حق میں ہے (یعنی ان کے حق میں دلیل بنے گا) حالانکہ وہ ان کے خلاف حجت بنے گا۔ ان کی نمازیں ان کے حلق سے نیچے نہیں اتریں گی، وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اگر اس لشکر کو، جو ان سے لڑنے جارہا ہے پتہ چل جائے کہ نبی کریم ﷺ کی زبان سے ان کے حق میں کیا فضائل بیان ہوئے ہیں، تو وہ (دیگر نیک) اعمال پر بھروسہ چھوڑ دیں، علامت یہ ہے کہ ان (خارجیوں) میں ایک آدمی ہے، اس کا کہنی سے کندھے تک بازو ہوگا، لیکن کہنی سے نیچے والا حصہ نہیں ہوگا، اس کے بازو کا اوپر والا حصہ پستان کی طرح ہوگا اور اس پر سفید بال ہوں گے۔

سلمہ بن کہیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن وہب رحمہ اللہ نے مجھے ایک ایک منزل پر اتارا حتی کہ ہم ایک پل پر سے گزرے۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے مدمقابل ہوئے۔) عبداللہ بن وہب راسبی ان (خوارج) کا امیر تھا، اس نے انہیں کہا: نیزے پھینک دو اور تلواریں میانوں سے نکال لو! مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تم سے مطالبہ کریں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں سونت لیں، میانیں بھی وہیں پھینک دیں۔ لوگوں نے ان سے نیزوں سے لڑائی کی۔

خوارج کے کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ اس روز (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے) ساتھیوں میں سے صرف دو آدمی شہید ہوئے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مخدج (ناقص ہاتھ والے) کو تلاش کرو، انہیں نہ ملا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خود اٹھے، ان لوگوں کے پاس آئے، جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا، فرمایا: ان نعشوں کو نکالو، دیکھا گیا کہ مخدش زمین سے چمٹا پڑا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا، فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے پہنچا دیا۔
عبیدہ سلمانی رحمہ اللہ پوچھنے لگے: امیر المومنین! آپ اللہ معبود برحق کی قسم اٹھا کر کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ فرمایا: جی ہاں! اللہ معبود برحق کی قسم! میں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے، انہوں نے تین مرتبہ قسم مانگی اور آپ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) قسم اٹھاتے رہے۔''

(صحيح مسلم : 1066/156، خصائص علي بن أبي طالب للنسائي : 196)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ اعْتَزَلُوا فِي دَارٍ، وَكَانُوا سِتَّةَ آلَافٍ فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَبْرِدْ بِالصَّلَاةِ، لَعَلِّي أُكَلِّمُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَالَ : إِنِّي أَخَافُهُمْ عَلَيْكَ قُلْتُ : كَلَّا، فَلَبِسْتُ، وَتَرَجَّلْتُ، وَدَخَلْتُ عَلَيْهِمْ فِي دَارِ نِصْفِ النَّهَارِ، وَهُمْ يَأْكُلُونَ فَقَالُوا : مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَمَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ لَهُمْ : أَتَيْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرِينَ،

وَالْأَنْصارِ، وَمِنْ عِنْدِ ابْنِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِهْرِهِ، وَعَلَيْهِمْ نُزِّلَ الْقُرْآنُ، فَهُمْ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ مِنْكُمْ، وَلَيْسَ فِيكُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ، لَأُبَلِّغُكُمْ مَا يَقُولُونَ، وَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُونَ، فَانتَحٰى لِي نَفَرٌ مِنْهُمْ قُلْتُ : هَاتُوا مَا نَقِمْتُمْ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ عَمِّهِ قَالُوا : ثَلَاثٌ قُلْتُ : مَا هُنَّ؟ قَالَ : أَمَّا إِحْدَاهُنَّ، فَإِنَّهُ حُكْمُ الرِّجَالِ فِي أَمْرِ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ : ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ﴾ (الأنعام : 57) مَا شَأْنُ الرِّجَالِ وَالْحُكْمِ؟ قُلْتُ : هٰذِهِ وَاحِدَةٌ قَالُوا : وَأَمَّا الثَّانِيَةُ، فَإِنَّهُ قَاتَلَ، وَلَمْ يَسْبِ، وَلَمْ يَغْنَمْ، إِنْ كَانُوا كُفَّارًا لَقَدْ حَلَّ سِبَاهُمْ، وَلَئِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ مَا حَلَّ سِبَاهُمْ وَلَا قِتَالُهُمْ قُلْتُ : هٰذِهِ ثِنْتَانِ، فَمَا الثَّالِثَةُ؟ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالُوا : مَحٰى نَفْسَهُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَهُوَ أَمِيرُ الْكَافِرِينَ قُلْتُ : هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ غَيْرُ هٰذَا؟ قَالُوا : حَسْبُنَا هٰذَا قُلْتُ : لَهُمْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ قَرَأْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ مَا يَرُدُّ قَوْلَكُمْ أَتَرْجِعُونَ؟ قَالُوا : نَعَمْ، قُلْتُ : أَمَّا قَوْلُكُمْ : حُكْمُ الرِّجَالِ فِي أَمْرِ اللّٰهِ، فَإِنِّي أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَنْ قَدْ صَيَّرَ اللّٰهُ حُكْمَهُ إِلَى الرِّجَالِ فِي

ثَمَنِ رُبْعِ دِرْهَمٍ، فَأَمَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنْ يَحْكُمُوا فِيهِ
أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ، وَأَنْتُمْ حُرُمٌ، وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾(المائدة : 95)
وَكَانَ مِنْ حُكْمِ اللّٰهِ أَنَّهُ صَيَّرَهُ إِلَى الرِّجَالِ يَحْكُمُونَ فِيهِ، وَلَوْ شَاءَ لَحَكَمَ فِيهِ، فَجَازَ مِنْ حُكْمِ الرِّجَالِ، أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَحُكْمُ الرِّجَالِ فِي صَلَاحِ ذَاتِ الْبَيِّنِ، وَحَقْنِ دِمَائِهِمْ أَفْضَلُ أَوْ فِي أَرْنَبٍ؟ قَالُوا : بَلٰى، هٰذَا أَفْضَلُ وَفِي الْمَرْأَةِ وَزَوْجِهَا : ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾(النساء : 35) فَنَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ حُكْمَ الرِّجَالِ فِي صَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ، وَحَقْنِ دِمَائِهِمْ أَفْضَلَ مِنْ حُكْمِهِمْ فِي بُضْعِ امْرَأَةٍ؟ خَرَجْتُ مِنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا : نَعَمْ قُلْتُ : وَأَمَّا قَوْلُكُمْ قَاتَلَ وَلَمْ يَسْبِ، وَلَمْ يَغْنَمْ، أَفَتَسْبُونَ أُمَّكُمْ عَائِشَةَ، تَسْتَحِلُّونَ مِنْهَا مَا تَسْتَحِلُّونَ مِنْ غَيْرِهَا وَهِيَ أُمُّكُمْ؟ فَإِنْ قُلْتُمْ : إِنَّا نَسْتَحِلُّ مِنْهَا مَا نَسْتَحِلُّ مِنْ غَيْرِهَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ، وَإِنْ قُلْتُمْ : لَيْسَتْ بِأُمِّنَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ : ﴿النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾ (الأحزاب : 6) فَأَنْتُمْ بَيْنَ ضَلَالَتَيْنِ، فَأْتُوا مِنْهَا بِمَخْرَجٍ،

أَفَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهٖ؟ قَالُوا : نَعَمْ، وَأَمَّا مَحْيُ نَفْسِهٖ مِنْ أَمِيرِ الْمُوْمِنِينَ، فَأَنَا آتِيكُمْ بِمَا تَرْضَوْنَ، إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ صَالَحَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ : اكْتُبْ يَا عَلِيُّ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالُوا : لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا قَاتَلْنَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : امْحُ يَا عَلِيُّ، اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، امْحُ يَا عَلِيُّ، وَاكْتُبْ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ، وَقَدْ مَحٰى نَفْسَهٗ، وَلَمْ يَكُنْ مَحْوُهٗ نَفْسَهٗ ذٰلِكَ مَحَاهُ مِنَ النُّبُوَّةِ، أَخْرَجْتُ مِنْ هٰذِهٖ؟ قَالُوا : نَعَمْ، فَرَجَعَ مِنْهُمْ أَلْفَانِ، وَخَرَجَ سَائِرُهُمْ، فَقُتِلُوا عَلٰى ضَلَالَتِهِمْ، فَقَتَلَهُمُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ .

''اہل حرورہ نے جب خروج کیا، وہ چھ ہزار کی بڑی تعداد میں ایک گھر میں جمع تھے، میں نے سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: امیر المومنین! آپ ذرا نماز کو ٹھنڈا کیجیے تا کہ میں خوارج سے گفتگو کرلوں۔ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خدشہ ہے کہ وہ کہیں آپ کو اذیت نہ دیں، عرض کیا: ایسا نہیں ہوگا، چنانچہ میں نے ایک خوب صورت حلہ (جوڑا) زیب تن کیا، کنگھی کی اور ٹھیک دوپہر کے وقت ان کے پاس پہنچا، جبکہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ (واضح رہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک خوب رو اور بلند آواز والے انسان تھے)، انہوں

نے مجھ کو دیکھ کر مرحبا مرحبا کہا اور کہنے لگے ابن عباس! کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا: میں مہاجرین وانصار صحابہ، آپ ﷺ کے چچازاد بھائی اور نبی کریم ﷺ کے داماد کے پاس سے آ رہا ہوں، انہی کے دور میں قرآن نازل ہوا، وہ قرآن کی تفسیر اوراس کا معنی ومفہوم آپ سے زیادہ جانتے ہیں، ان کا کوئی شخص آپ کے ساتھ نہیں، میں آپ کو ان کے خیال سے اور ان کو آپ کے خیال سے متعارف کراؤں گا، چنانچہ کچھ لوگ الگ ہوکر میرے پاس آئے۔ میں نے کہا: اصحاب رسول اللہ ﷺ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف کیا شکایات ہیں؟ انھوں نے کہا: تین شکایتیں ہیں۔ میں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ انھوں نے کہا: پہلی شکایت تو یہ ہے کہ انھوں نے اللہ کے معاملہ میں انسانوں کو حَکَم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم کرلیا، حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے: ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ﴾ (الأنعام: 57) ''حکم صرف اللہ کے لیے ہے۔'' انسانوں کا حکم سے کیا تعلق؟ میں نے کہا: ایک ہوئی۔ دوسری شکایت کیا ہے؟ کہا: دوسری شکایت یہ ہے کہ انہوں نے (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے) قتال کیا، لیکن نہ انھیں قیدی بنایا اور نہ ان کا مال لوٹا، اگر وہ کافر تھے، تو انھیں قیدی بنانا جائز تھا اور اگر مومن تھے، تو نہ انھیں قید کیا جا سکتا تھا اور نہ ان سے قتال جائز تھا، میں نے کہا: یہ دوسری ہوئی۔ تیسری شکایت کیا ہے؟ یا اس سے ملتی جلتی کوئی اور بات کہی، انہوں نے کہا: انہوں نے عہد نامہ تحکیم سے خود امیر المومنین کا لقب مٹا دیا، اگر وہ امیر المومنین نہیں، تو کیا (معاذ اللہ) امیر الکافرین ہیں؟ پھر میں نے کہا: کیا ان کے علاوہ بھی کوئی شکایت ہے؟ کہا: نہیں، بس اتنا ہی ہے۔ میں نے کہا:

میں کتاب اللہ اور سنت رسول کی روشنی میں آپ کی باتوں کو غلط ثابت کروں، تو لوٹ آؤ گے؟ (یعنی خروج سے تائب ہوکر مسلمانوں کے ساتھ مل جاؤ گے)
انہوں نے کہا: ہاں! میں نے کہا کہ یہ شکایت کہ انھوں نے اللہ کے معاملہ میں انسانوں کو حکم بنایا، اس کے جواب میں قرآن کی ایک آیت سناتا ہوں، جس میں اللہ نے ربع درہم جیسی معمولی چیز کے بارے میں انسانوں کو حکم ٹھہرایا ہے اور انھیں حکم دیا ہے کہ اس میں فیصلہ کریں، اللہ کے اس کلام کے بارے میں کیا خیال ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ، وَأَنْتُمْ حُرُمٌ، وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾(المائدۃ : 95)''لوگو! احرام کی حالت میں شکار نہ کرو، اگر جان بوجھ کرلیا، تو چوپاؤں میں سے اس کی مثل ایک جانور دینا ہوگا۔ اس مثل کا فیصلہ آپ میں سے دو انصاف والے کریں گے۔''
اللہ کا حکم یہ ہے کہ اس نے اپنا حکم لوگوں کے حوالے کر دیا ہے، تاکہ وہ اس کا فیصلہ کریں، اگر اللہ چاہتا، تو اس بات کا خود فیصلہ فرما دیتا، اس کے باوجود اللہ نے اس مسئلہ میں لوگوں کے فیصلے کو جائز قرار دیا، میں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: لوگوں کے اختلاف کو مٹا کر صلح پیدا کرنے اور انہیں خون ریزی سے بچانے کے لیے حکم مقرر کرنا بہتر ہے، یا ایک خرگوش کے بارے میں (جس کی قیمت ربع درہم ہے) انھوں نے کہا: ہاں! یہ افضل و بہتر ہے۔
مزید سنو! اللہ تعالیٰ نے خاوند اور بیوی کے بارے میں فرمایا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾ (النساء

: 35) ''اگر ڈر ہو کہ ان میں مخالفت ہو جائے گی، تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے حکم مقرر کر لیجئے۔'' میں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ مسلمانوں کے درمیان مصالحت کروانے اور ان کی باہمی خون ریزی کو روکنے میں حکم مقرر کرنا اس عورت کے سامان لذت سے بہتر ہے؟ کیا پہلے اعتراض کا جواب ہو گیا، انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر میں نے کہا: یہ شکایت کہ انہوں نے قتال کیا، لیکن مد مقابل کو قیدی نہیں بنایا، ان کا مال نہیں لوٹا، تو اس سلسلے میں مَیں پوچھتا ہوں کہ اپنی ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو قید کرنا پسند کریں گے؟ ان کے بارے میں بھی ان امور کو حلال جانو گے، جو ان کے علاوہ دوسروں (لونڈیوں) کے لیے حلال جانتے ہو؟ حالانکہ وہ آپ کی ماں ہیں۔ اگر آپ یہ کہو: ان کے ساتھ وہ سب کچھ حلال ہے، جو لونڈیوں کے لئے حلال ہوتا ہے، تو آپ نے کفر کیا اور اگر یہ کہو کہ وہ ہماری ماں نہیں ہیں تو بھی آپ کافر، اللہ کا ارشاد ہے: ﴿النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُوْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾(الأحزاب : 6) ''نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔''

آپ دو گمراہیوں کے درمیان پھنسے ہو، اس سے نکلنے کا راستہ آپ ہی بتائیں۔ کیا یہ اعتراض بھی کافور ہوا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر میں نے کہا: یہ شکایت کہ انہوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لقب کیوں مٹا دیا، تو میں اس کی دلیل دیتا ہوں، جو آپ کو پسند آئے گی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرکین سے جب مصالحت کی تھی، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: علی!

لکھیں، ''یہ معاہدہ ہے، جس پر محمد رسول اللہ ﷺ صلح کر رہے ہیں۔'' یہ سن کر مشرکین کہنے لگے: اگر ہم آپ کو رسول اللہ مانتے، تو پھر آپ سے جنگ کیوں لڑتے، تب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: علی! اسے مٹا دیجئے، اللہ تو خوب جانتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، علی! مٹا دیجئے اور لکھئے: ''یہ معاہدہ ہے، جس پر محمد بن عبداللہ صلح کر رہے ہیں۔۔۔''

(یہ دلیل بیان کرنے کے بعد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خوارج سے فرمایا:) اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں۔

پھر آپ ﷺ نے خود ہی (محمد رسول اللہ ﷺ کے لفظ کو) مٹا دیا پس اس کا یہ مطلب نہ تھا کہ آپ ﷺ نے خود کو نبوت سے مٹا دیا ہے۔

کیا آخری شکایت کا جواب بھی مکمل ہوا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر ان میں سے دو ہزار لوگ دوبارہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جماعت میں لوٹ آئے، بقیہ نے انکار کر دیا، انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے قتال کیا اور اپنی اسی گمراہی پر مہاجرین وانصار کے ہاتھوں قتل ہوئے۔''

(مسند الإمام أحمد : 342/1؛ سنن أبي داوٗد : 4037 مختصرًا؛ خصائص علي للنسائي : 190، واللفظ لهٗ، المعرفة والتاريخ للفسوي : 522/1؛ المعجم الكبير للطبراني : 312/10؛ المستدرك للحاكم : 150/2، وسنده حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

نامِ مصطفیٰ کی تکریم

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: أَهْلَ مَكَّةَ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ: فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ، لَوْ كُنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ قَالَ: عَلِيٌّ امْحُهُ قَالَ: مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ، فَمَحَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَصَالَحَهُمْ عَلٰى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَأَلْتُهُ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: فَسَأَلُوهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ؟ قَالَ: الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ.

''رسول اللہ ﷺ نے اہل حدیبیہ (ابن بشار راوی نے کہا: یعنی اہل مکہ) سے صلح کی، تو اس کی دستاویز سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لکھی تھی۔ انہوں نے اس میں لکھا، ''یہ معاہدہ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے۔'' مشرکین نے اس پر اعتراض کیا کہ لفظ محمد کے ساتھ ''رسول اللہ'' نہ لکھو، اگر آپ رسول ہوتے، تو ہم آپ سے لڑتے ہی کیوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ''رسول اللہ'' کا لفظ مٹا دیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اسے نہیں مٹا سکتا، تو نبی کریم ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے وہ لفظ مٹا دیا اور مشرکین کے ساتھ اس شرط پر صلح کی کہ آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ (آئندہ سال) تین دن کے لئے مکہ آئیں اور ہتھیار میان میں رکھ کر داخل ہوں، امام ابن بشار

کہتے ہیں کہ شاگردوں نے امام شعبہ سے پوچھا کہ جلبان السلاح (جس کا ذکر ہے) کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میان اور جو چیز اس کے اندر ہوتی ہے (اس کا نام جلبان ہے۔)''

(صحيح البخاري : 2698؛ صحيح مسلم : 1783)

شہادت کی پیشین گوئی اور حدیث پر ایمان کی ایک مثال

ابو سنان یزید بن امیہ الدؤلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک بیماری سے صحت یاب ہوئے، تو ہم نے عرض کیا:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَصَحَّكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كُنَّا خِفْنَا عَلَيْكَ فِي مَرَضِكَ هٰذَا، فَقَالَ : لٰكِنِّي لَمْ أَخَفْ عَلٰى نَفْسِي، حَدَّثَنِي الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، قَالَ : لَا تَمُوتُ حَتّٰى يُضْرَبَ هٰذَا مِنْكَ يَعْنِي رَأْسَهُ وَتُخْضَبَ هٰذِهِ دَمًا يَعْنِي لِحْيَتَهُ، وَيَقْتُلَكَ أَشْقَاهَا كَمَا عَقَرَ نَاقَةَ اللّٰهِ أَشْقٰى بَنِي فُلَانٍ خَصَّهُ إِلٰى فَخِذِهِ الدُّنْيَا دُونَ ثَمُودَ .

''امیر المومنین! اللہ رب العزت کا شکر ہے، جس نے آپ کو صحت دی، ہمیں تو آپ کی اس بیماری پر ڈر تھا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کوئی ڈر نہ تھا کہ صادق و مصدوق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: آپ کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی، جب تک کہ آپ کا سر زخمی نہ ہو، داڑھی خون آلود نہ ہو جائے اور ایک بد بخت آپ کو شہید نہ کر دے۔ جس طرح کہ بد بخت قوم ثمود نے اللہ

رب العزت کی اونٹنی کو مارا تھا۔ انہوں نے ران کے قریب سے اونٹنی کا پیٹ پھاڑ دیا تھا، البتہ (احیمر) ثمودی نے اس میں حصہ نہیں لیا تھا۔‘‘

(مسند عبد بن حمید : 92، وسندہٗ حسنٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ (113/3) نے امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

مروان بن حکم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

شَهِدْتُ عُثْمَانَ، وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ، وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا، لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، قَالَ :مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ .

’’میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ ہر دو سے مل چکا ہوں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے منع کیا کرتے تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا: لبیک بعمرۃ و حج، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کسی کے کہنے پر نہیں چھوڑ سکتا۔‘‘

(صحیح البخاري : 1563، صحیح مسلم : 1223)

حدیث سن کر تسلیم کر لینا

عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلَامِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ :لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ .وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا، فَقَالَ :صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مرتدین اسلام کو آگ میں جلا دیا، سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی خبر پہنچی تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اسلام سے پھر جائے اسے قتل کردیں۔'' اگر فیصلہ میرے اختیار میں ہوتا تو انہیں قتل کردیتا، جلاتا نہیں، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اللہ کا عذاب نہ دیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس یہ خبر پہنچی تو فرمایا: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سچ کہتے ہیں۔''

(سنن الترمذی : 1458، وقال حسن صحیح، وسندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے راضی تھے

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَّى عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو ان لوگوں سے راضی تھے، علی رضی اللہ عنہ سے، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمان رضی اللہ عنہم سے۔''

(صحيح البخاري : 3700)

نیز سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنِّى لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا، فَسَمَّى عُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو ان لوگوں سے راضی تھے، میں سمجھتا ہوں ان سے زیادہ خلافت کا حق دار بھی کوئی نہیں۔ میرے بعد ان میں سے جسے آپ خلیفہ بنا لو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کیجئے گا۔ وہ لوگ یہ ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیدنا علی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا عبد الرحمان بن عوف اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔''

(صحيح البخارى : 1392)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسی نماز

مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا قَضَى أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي،

فَقَالَ :لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا . قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي . صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''میں اور سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ سجدے میں جاتے، سجدے سے سر اٹھاتے اور دو رکعت سے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے، نماز جب مکمل ہو چکی تو سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، فرمایا: انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد لا دی ہے۔''

(سنن النسائی : 1082 وسنده صحیح)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ :فَقَالُوا :مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ .قَالَ :فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ :هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ .

''دس جنتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر بن عوام، سعد بن مالک، عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہم، اگر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی لوں، عرض کیا گیا، وہ کون ہے؟ آپ خاموش ہو گئے، پھر کہا گیا: وہ کون ہے؟ فرمایا:

وہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(سنن أبي داود : 4649، وسنده حسن)

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن (3757) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (6993) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس کا ایک شاہد بسند صحیح مسند احمد (1/193) سنن الترمذی (3747) میں آتا ہے۔ اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ (7200) نے ''صحیح'' کہا ہے

سب سے پہلے اللہ کے حضور جھکنے والے

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ القِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ :وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ :(هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) (الحج 19 :) قَالَ " :هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ :حَمْزَةُ، وَعَلِيٌّ، وَعُبَيْدَةُ، أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الحَارِثِ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ "

''وہ میں ہوں، جو سب سے پہلے قیامت کے روز اللہ کے سامنے جھکوں گا اور جھگڑا کروں گا، قیس بن عباد کہتے ہیں: اس آیت:

(هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ)

''یہ دو اپنے اللہ کے لئے جھگڑے تھے۔''

سے مراد، وہ لوگ ہیں جو بدر کے روز مقابلہ میں تھے، ایک فریق حمزہ، علی اور عبیدہ یا ابوعبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم ہیں، دوسرا فریق شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔''

(صحيح البخاري، 3965، صحيح مسلم : 3033)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا گھر

سعد بن عبادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ، فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ، قَالَ :لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ : فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ، قَالَ :هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ، أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ :لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ :أَجَلْ، قَالَ :فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ "

''کسی نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بارے سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے محاسن بیان کر دیئے، پھر فرمایا: شاید یہ برا لگا ہو تمہیں؟ کہنے لگا جی ہاں، فرمایا: اللہ تیرا ناک خاک آلود کرے، پھر اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ بارے سوال کیا تو کہا: ان کا گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان ہے، شاید یہ بھی برا لگا ہو؟ کہنے لگا جی ہاں! فرمایا: اللہ تیرا ناک خاک آلود کرے، جائیے اور جو جی چاہے مجھ پہ فتوی لگا دیجئے۔''

(صحيح البخاري، 3704،)

فہم قرآن وسنت

ابوجحیفہ رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ " :لَا، إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ .قَالَ :قُلْتُ :فَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ :العَقْلُ، وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ .

''کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ فرمایا: نہیں، سوائے کتاب اللہ کے اور اس فہم کے جو مسلمان کو دیا جاتا ہے یا اس صحیفہ کے، عرض کیا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: مسائل دیت، غلام آزاد کروانا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔''

(صحيح البخاري :111)

سورت براءت کے پیغام رساں

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَ ةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ : لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ اَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ إِيَّاهُ .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورت براءت کے ساتھ بھیجا، پھر

انہیں بلایا اور فرمایا: اس براءت کو میرے گھر والوں میں سے کوئی پہنچائے، تو ہی مناسب ہے۔ آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو عطا فرمایا۔“

(مصنف ابن ابي شيبة : 12/84-85، مسند الإمام أحمد : 3/212، 283، سنن الترمذي : 3090، وقال : حسن غريب ، خصائص علي للنسائي : 75، مشكل الآثار للطحاوي : 3588، 3589، وسنده حسنٌ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 8/320)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ (ص83:) يَوْمَ النَّحْرِ، نُؤَذِّنُ بِمِنًى :أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ "قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٌ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ .

”نحر کے دن مجھے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان موذنین کے ساتھ بھیجا، جو منی میں اعلان کر رہے تھے، آج کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا، نہ بیت اللہ میں عریاں طواف کرے گا۔ حمید بن عبد الرحمان کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو موذن بنا بھیجا، تو ہمارے ساتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی اعلان کرنے لگے۔ لوگو! آج کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا، آج کے بعد کوئی عریاں

طواف نہیں کرے گا۔''

(صحيح البخاري : 369)

عجز وانکسار

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ : عُثْمَانُ، قُلْتُ : ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ : مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین شخصیت کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ، عرض کیا، پھر کون؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ، پھر خدشہ ہوا کہ اب پوچھا، تو عثمان کا نام لیں گے، کہا! اباجان! پھر تو آپ ہیں؟ فرمایا: میں تو عام مسلمان ہوں۔''

(صحيح البخاري : 815/2، ح : 3671، سنن أبي داود : 4629، مصنف ابن أبي شيبة : 473/7، السنة لابن أبي عاصم : 1204، 1206، الشريعة للآجري : 1866، 1869، الإعتقاد للبيهقي : 517، واللفظ له، وسنده صحيحٌ)

خلفائے ثلاثہ کے جیسی موت کی خواہش

اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ، فَإِنِّي أَكْرَهُ الِاخْتِلَافَ، حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ، أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي .

''(اہل عراق! امہات الاولاد کی آزادی کے بارے میں) آپ جو فیصلہ کرنا چاہتے ہیں کیجئے، میں اس مسئلہ میں سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے اختلاف نہیں

کرسکتا۔ چاہتا ہوں کہ وحدت امت قائم رہے اور میں خلفائے ثلاثہ کے طریقے پر فوت ہوجاؤں۔''

(صحيح البخاري : 3707، وسنده صحيح)

عقل وحی پہ حاکم اگر ہوتی

عبد خیر تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، يَمْسَحُ ظُهُورَ قَدَمَيْهِ، وَيَقُولُ : لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى ظُهُورِهِمَا، لَظَنَنْتُ أَنَّ بُطُونَهُمَا أَحَقُّ .

''میں نے سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو (موزوں میں) پاؤں کے اوپر والی جانب مسح کرتے دیکھا۔ وہ فرما رہے تھے: اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤں کے اوپر مسح کرتے نہ دیکھتا تو کہتا کہ پاؤں کی نچلی جانب مسح زیادہ بہتر ہے''

(مسند الحميدي :26/1، ح : 47، وسندهٗ صحيحٌ)

علی رضی اللہ عنہ کی شکایت نہ کرو!

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اشْتَكَى عَلِيًّا النَّاسُ، قَالَ :فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا خَطِيبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَشْكُوا عَلِيًّا، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَأُخَيْشِنٌ فِى ذَاتِ اللَّهِ، أَوْ فِى سَبِيلِ اللَّهِ

لوگوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ

کے لئے کھڑے ہوگئے، فرمایا : لوگو!علی رضی اللہ عنہ کی شکایت نہ کرو! بخدا!
علی رضی اللہ عنہ اللہ کی ذات اوراس کی راہ میں سب سے زیادہ محتاط ہیں۔‘‘

(فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل :1161 ، وسنده حسن)